رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

نمبر ۳۸

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

بصدر خلافت ثانیہ سلسلہ احمدیہ کا ترجمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر قاسم علی

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۳ و ۲۰ و ۲۷ ستمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۸ و ۳۹ و ۴۰

دارالامان کی خبریں

۱۔ امام عالی مقام پہاڑ پر اربعین لیلہ گذار کر ۱۰ اکتوبر چھ بجے شام بخیر و عافیت مع اہل و عیال و خدام پہونچ گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و جناب صاحبزادہ مرزا شریف احمد بھی ہمراہ آئے ۹ اکتوبر حضور نے مسجد الف ثانی کے مزار پر فاتحہ پڑھنے تشریف لے گئے۔ واپس آکر سنور تشریف لے گئے اور پٹیالہ میں تقریر فرمائی۔

۲۔ آنریبل قاسم علی صاحب بھی ایک ماہ کے بعد آگئے۔ اب انشاء اللہ فاروق کو باقاعدہ شائع کیا جائے گا ستمبر تک کا حساب تو ختم کر دیا ۲۴ صفحے کے ۴ نمبر ہیں

۳۔ آئندہ فاروق اخبار۔ نومبر میں نکلے گا۔ اور ماہ اکتوبر کا مجرا دیا جائیگا یعنی بجائے ۷، ۱۴ دسمبر کے ۷، ۱۴ جنوری کو سال ختم سمجھا جائیگا۔

مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے حضرت فضل عمر اور انکے رفقاء سفر کی شاندار دعوت کی۔

کوائف شملہ

(نوشتہ سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ)

حضرت صاحب یہاں ۳۱ اگست کو پہنچے تھے۔ اتوار واقعہ ۲ ستمبر کو خدام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد سب دوستوں کا تعارف کر دیا گیا۔ جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے

. . . . . اور حضور کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ہم انوار کو جلسہ کر کے تقریریں کیا کرتے ہیں ہماری خواہش ہے کہ آج حضور کچھ فرمائیں۔ چنانچہ آپنے کامل دو گھنٹے تقریر کی اور فرمایا کہ مجھے حلق کی بیماری ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر بخار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں شملے اس غرض سے آیا ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تبدیلی آب و ہوا سے فائدہ ہو مگر گلا ابھی تک صاف نہیں ہوا اور آواز بھی بھاری ہے۔ میرا ارادہ کسی قسم کی تقریر کرنے کا نہیں تھا۔ مگر چونکہ مجھ سے التجا کی گئی ہے کہ میں کچھ بیان کروں اسلئے کھڑا ہوا ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے

دوستوں سے تعارف کراتے وقت ایک صاحب کی نسبت کہا گیا کہ وہ پہلے سلسلہ احمدیہ میں داخل تھے۔ مگر اب ان کو کچھ شبہات پیدا ہو گئے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اسی مضمون کے متعلق کچھ بیان کروں۔ چنانچہ پہلے آپنے تشریح کے ساتھ بتایا کہ شک و شبہ ایک وہم ہے۔ اور وہم دلیل کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ وہم ایک بیماری ہے اور اسکا علاج کرنا چاہیئے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ اللہ کے حضور توبہ و استغفار کی جائے۔ اور غیر محبت اور وہم پیدا کرنے والی کتابوں سے پرہیز کیجائے پھر فرمایا کہ خود ساختہ دلائل سے کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی مسلمانوں کے پاس قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کامل کتاب ہے پس اسی کے بیان کردہ دلائل سے فائدہ اٹھانا چاہیئے جو شخص اسکو چھوڑ کر اور دلائل کے پیچھے پڑتا ہے۔ وہ دھوکا کھاتا ہے اور کبھی منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا اسکے بعد چونکہ وقت تھوڑا تھا۔ اسلئے قرآن کریم سے صداقتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی شناخت کے تین معیار بیان فرمائے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو ثابت کیا۔

اول تائید و نصرت الٰہی فرمایا۔ نصرت دو طرح کی ہوتی ہے حقیقی اور غیر حقیقی۔ حقیقی وہ جو مخالفوں کی کوشش کے خلاف حاصل ہو۔ اور غیر حقیقی وہ جو غیروں کی تائید سے ملے۔ سرسید۔ دیانند۔ رام موہن رائے چندر سین وغیرہ کو جو کامیابی ہوئی وہ زمانہ کی تائید سے ہوئی۔ اور وہ حقیقی نہیں کہلا سکتی۔ برخلاف اسکے حضرت مسیح موعود کو جو کامیابی ہوئی وہ حقیقی ہے تعلیم یافتہ گروہ سے اپنے الہام کو منوایا۔ اور ناخواندہ لوگوں سے اپنا مسیح اور مہدی ہونا تسلیم کرا دیا۔ صوفیاء سے تسبیح چھڑا دی اور سیاسی لوگوں کو اس بات کا قائل کر دیا کہ اب جہاد کی ضرورت نہیں۔ اور گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کرنا منع ہے۔ غرض لوگوں کو انکی امیدوں کے خلاف باتیں منوائیں۔

۲۔ یہ کہ جھوٹا ہلاک ہو جاتا ہے بعض لوگوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جھوٹے بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جتنا زمانہ پا سکتے ہیں مگر کوئی کامیاب نہیں ہوا۔

۳۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہتھیار چھوڑ گئے ہیں جن کو استعمال کر کے ہم مذہب کے مقابلہ میں غالب آ سکتے ہیں۔ عیسائیوں کے لئے وفات مسیح۔ ہندوؤں کے لئے دعویٰ کرشن اور سکھوں کے لئے بابا نانک کا مسلمان ہونا اسی طرح اور بہت سے دلائل ہیں

غرض یہ تقریر جن معارف اور حقائق سے پر تھی ان کا بیان کرنا مشکل ہے۔ نوٹ لے لئے گئے ہیں خلاصہ طیار ہو رہا ہے اور عنقریب آپکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔ اس کے بعد ۷ ستمبر کو جو خطبہ حضرت صاحب نے بیان کیا

اتوار واقعہ ۹ ستمبر کو پھر خدام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ نماز ظہر کے واسطے باہر تشریف نہیں لا سکے۔ نماز ظہر حافظ صاحب نے پڑھائی۔ اور بعد ایک تقریر کی۔ اتنے میں نماز عصر کا وقت آگیا حضرت صاحب تشریف لائے نماز کے بعد مبلغ ۵۰ روپیہ جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے اور ایک ایڈریس پڑھا گیا جسمیں جماعت کے موجودہ حالات اور ترقی وضروریات کا ذکر تھا۔ اسکا جواب حضور نے نہایت مہربانی سے دیا۔

عید شملہ

۲۸۔ ستمبر ۱۹۱۷ء

آج عید کا دن ہے نماز شہزادہ بہادر واسدیو کی کوٹھی میں ہوئی۔ خطبہ عید میں حضرت نے انا اعطیناک الکوثر کی تلاوت کر کے فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے خیر کثیر عنایت فرمائی۔ اس خیر کثیر کے اندر مسیح موعود کی بعثت بھی ہے۔ مسیح موعود سلمان منا اہل البیت کے مطابق رسول اللہ کا فرزند ہے۔ عید اضحیٰ کو اسماعیل کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اس عید کا خطبہ الہام کیا گیا اور اسی فرزند کے عقیقہ کی طرف واذبحہ میں اشارہ ہے۔ یہ خطبہ اپنے اندر جو لطافت رکھتا ہے۔ اسکا احساس پڑھنے پر ہی ہو سکتا ہے حضرت نے آخر میں اپنی جماعت کو توجہ دلائی۔ کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ صل لربک کے ماتحت تزکیہ نفس کریں۔ واذبحہ کے ماتحت قربانی۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

۲۹ کو جماعت احمدیہ شملہ کا جلسہ میسانک ہال میں بڑی کامیابی سے ہوا۔ جناب میر قاسم علی صاحب کا تمام پر قریباً ڈیڑھ گھنٹہ بہت کامیاب اور پر اثر لیکچر ہوا۔ جس پر اعتراض کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اور ایک آریہ صاحب گوپی چند صاحب آریہ سماج کے مشہور پرچارک نے اعتراضات کئے۔ جناب میر صاحب نے نہایت عمدگی سے اعتراضات کا جواب دیا۔ مہاشہ صاحب موصوف کے اعتراضوں کا بودا پن اس سے ظاہر ہے کہ سامعین آپ کی تقریر پر تمسخر آمیز قہقہے لگاتے تھے۔ اور جناب میر صاحب کے جواب پر خاص خوشی اور ذوق اظہار کرتے تھے۔ میر صاحب کی مفصل تقریر پر سوال وجواب ہوئے۔ اسکے بعد ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر نے مختصر سی تمہید کے بعد جس میں آپ نے احمدیت کو قبول کرنیکا ذکر کیا تھا۔ بھاشہ میں ایک دلچسپ نظم جس میں تبلیغ سلسلہ کے شعر تھے۔ سنائی اور حاضرین سے اسند عاکی کہ جس درد دل کے ساتھ یہ الفاظ آپ لوگوں کے سامنے پیش کئے گئے ہیں اسکی طرف آپ کو توجہ کرنا چاہئے۔ اور جس صداقت کو پہنے قبول کیا۔ اس پر غور و فکر کر کے آپ کو بھی قبول کرنا چاہئے۔

اسکے بعد جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا کی "ضرورت الہام" پر نہایت پر زور انگریزی تقریر ہوئی جس کو سامعین نے بڑی توجہ اور غور سے سنا۔ خدا تعالیٰ نے جناب چوہدری صاحب کو انگریزی زبان میں جو قوت گویائی عطا فرمائی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ اس روانی اور تحدی کے ساتھ اور مؤثر لہجے میں آپنے تقریر کی کہ حاضرین محو حیرت ہو گئے۔ اور ان کے چہروں اور آپس کے اشاروں سے معلوم ہوتا تھا کہ جناب چوہدری صاحب کی انگریزی دانی کا لوہا مان گئے ہیں۔ اس تقریر کے بھی نوٹ لئے گئے ہیں

۱۔ آپ کی تقریر پر بھی سوالات کرنے کا موقعہ دیا تھا۔ لیکن سامعین نے کوئی سوالات کرنے کی نسبت پسند نہ کیا۔ کہ اس وقت میں بھی چوہدری صاحب کی تقریر ہی جاری رکھیں۔ چنانچہ آپنے پھر تقریر شروع کی اور ساڑھے چھ بجے ختم کی۔

حاضرین کی تعداد اردو تقریر میں ڈیڑھ سو کے قریب قریب رہی۔ جو یہاں کے حالات کو پیش نظر بہت اچھی تعداد ہے۔

۲۰ ستمبر پہلے جناب میر محمد اسحٰق صاحب کی ختم نبوت پر تقریر ہوئی۔ اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے زندہ مذہب پر تقریر فرمائی۔ جو اپنی نظیر آپ تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ و ۲۰ و ۲۷ ستمبر ۱۹۱۷ء

ہمارا مدرسہ احمدیہ

ایک طالبعلم کی ڈائری

ستمبر ۲

دوسرا دن اور فتح مبین

قریباً ۹ بجے کے معلوم ہوا کہ پہلے تو مولوی صاحب یہاں سے رحلت فرما چکے ہیں اسلئے اور وجہ سے مولوی صاحب جو کہ مدرسہ کے مدرس بھی تھے مباحث قرار پائی ۱۰ بجے کا وقت مقرر ہوا وہ ۱۱ بجے سکول سے آئے تو مقابل میں بیٹھے بلکہ اندر چلے گئے آخر لوگوں نے مجھے کہا کہ اتنی دیر کچھ تقریر کرو جبتک مولوی صاحب باہر تشریف نہیں لاتے میں نے سورہ جمعہ کی تفسیر شروع کی ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ اندر سے ایک رقعہ آیا جسمیں یہ مرقوم تھا کہ ہمیں مرزا صاحب کے کامل مسلم ہونیکا ثبوت دو جواباً لکھا گیا کہ رات جس بات پر بحث ٹھہری تھی اس پر پہلے بحث کیجائے گی۔ کیونکہ مرزا صاحب کے دعوی کی صداقت کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وفات مسیح اور حیات مسیح کا فیصلہ کیا جائے کیونکہ ایسی پبلک یا ایسی مجلس کے سامنے جنکے دل میں یہ مرکوز ہے کہ ابھی پہلا مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے حضرت صاحب کا دعوی پیش کرنا ان کے دلوں پر کیا اثر پیدا کر سکتا ہے دوسرے رقعہ میں مولوی صاحب نے پھر وہی لکھا جواباً لکھا گیا کہ آپ باہر تشریف لاکر تصفیہ کریں کہ کس موضوع پر بحث ہوگی۔ الغرض بحث آکر وفات مسیح اور حیات مسیح پر قرار پائی اور ایک گھنٹہ وقت مقرر کیا گیا اور پانچ پانچ منٹ باری مقرر ہوئی۔ قبل اسکے کہ یہ موضوع مقرر ہو مولوی صاحب فرمانے لگے کہ آپ مناظرہ کی تعریف ہی نہیں جانتے اور نہیں جانتے کہ مناظرہ کا نتیجہ آخر فساد ہی ہوا کرتا ہے اور کچھ نہیں مناظرہ کرنا ہی نہیں چاہیئے۔

مینے کہا کہ یہ تعریف بالکل غلط ہے کہ مناظرہ کا نتیجہ آخر فساد ہی ہوا کرتا ہے آپ ذرا مجھے بتلادیں کہ یہ تعریف آپنے کس کتاب کی بیان کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتلادیں کہ مناظرہ کس چیز سے ماخوذ ہے اور اس کا مادہ کیا ہے؟ اب تو مولوی صاحب کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

مولوی۔ اگر یہ تعریف غلط ہے تو آپ صحیح تعریف بتلادیں۔

احمدی۔ آپ پہلے یہ تو بتلادیں کہ یہ کس کتاب کی تعریف ہے۔

مولوی۔ مینے خود تعریف کی ہے۔

احمدی۔ کیا یہ آپکی تعریف لیس یا کسی عالم کی تعریف کرلیں جس نے کہ فن مناظرہ میں کتابیں لکھی ہوں۔

مولوی۔ اگر یہ غلط ہے تو آپ بتلادیں

احمدی۔ ٹھیک تعریف لیجئے فن مناظرہ کی کتاب رشیدیہ شرح شمسیہ میں مناظرہ کی تعریف یہ لکھی ہے کہ المناظرۃ توجہ المتخاصمین فی النسبۃ بین الشیئین اظہاراً للصواب

مولوی۔ متخاصم کے لفظ کو ہی لے لو کہ جھگڑنے والے اور فساد کرنے والے

احمدی متخاصم سے مراد ایک دوسرے کے خلاف بات کہنے والے مثلاً آپ حیات مسیح پر دلائل دینگے اور میں وفات مسیح پر۔ آپکے دلائل میرے دلائل کے خلاف ہونگے اسلئے ہم دونوں متخاصم کہلائینگے اب آپ غایت غرض کو دیکھیں وہ غرض یہ ٹھہرتی ہے کہ اظہاراً للصواب اسلئے مناظرہ نہیں کہا جاتا کہ فساد ہو بلکہ اسلئے تاکہ درستگی ظاہر ہو۔

اب ہم اصل موضوع کی طرف عود کرتا ہوں پہلے مولوی صاحب حیات مسیح کے لئے کھڑے ہوئے۔

مولوی۔ ماقتلوہ وما صلبوہ الخ تو انہوں نے مسیح کو قتل کیا اور نہ انہوں نے اسکو سولی پر چڑھایا بل رفعہ اللہ۔ بلکہ اسکو اللہ تعالے نے اپنی طرف اٹھالیا

احمدی۔ یہاں سے حیات کس طرح ثابت ہوئی۔ اگر وہ قتل بھی نہیں ہوئے اور سولی پر بھی نہیں چڑھے۔ تو یہاں سے انکا نہ مرنا کہاں سے ثابت ہوا۔ ہم کہتے ہیں کہ کسی اور بیماری سے مرگئے دنیا سے جانے کے یہی دونوں طریق نہیں اور بھی ہیں مثلاً بخار سے اور کئی امراض ہیں اور بل رفعہ اللہ الیہ میں آپنے آسمان کا لفظ کہاں سے نکالا کہ خدا نے مسیح کو آسمان پر اٹھالیا اگر کہو کہ خدا آسمان پر ہی ہے اور کہیں نہیں یہ تو غلط بات ہے بلکہ خدا تعالے تو یہ فرماتا ہے کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید تو پھر آپ کو یہ کس طرح معلوم ہوگیا کہ وہ آسمان پر ہیں۔ پھر میں نے رفع کے معنے بتلائے کہ رفع الی اللہ کے معنے تقرب اور بلندی درجات کے ہیں جیسے کہ خدا تعالے فرماتا ہے ورفعناہ مکاناً علیاً اور ولو شئنا لرفعناہ بہا ولکنہ اخلد الی الارض ان آیات میں بھی وہی رفع کا لفظ ہے جو بل رفعہ اللہ الیہ میں ہے اگر کہو کہ انمیں الی کا لفظ نہیں تو اللہ تعالے فرماتا ہے ففروا الی اللہ اور انا للہ وانا الیہ راجعون اور انی ذاھب الی ربی سیھدین کیا حضرت ابراہیم آسمان پر چلے گئے تھے نہیں کوئی بھی نہیں مانتا۔

مولوی۔ وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ کوئی بھی اہل کتاب سے نہیں مگر وہ ضرور ایمان لائیگا حضرت عیسے پر اسکی موت سے پہلے یعنے وہ ابھی زندہ ہیں جب وہ آسمان سے اتریں گے تو اس پر اہل کتاب ایمان لاوینگے۔

احمدی۔ قبل موتہ کی دوسری قرأت قبل موتہم آئی ہے اور ھم جمع کا صیغہ ہے اور مسیح واحد ہے اسلئے قبل موتہ کی ضمیر مسیح کی طرف تو نہیں پھر سکتی اگر پھرتی ہے تو کس طرف؟ وہ اہل کتاب کی طرف اسکے معنے اس طرح ہونگے کہ کوئی بھی اہل کتاب نہیں مگر وہ ضرور ضرور ایمان رکھینگے اسکے ساتھ یعنی وقولہم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت سے پہلے پہلے کیونکہ اہل کتاب یہود ہوں یا نصاریٰ ان کا مذہب سچا ہو نہیں سکتا جبتک یہ مسیح کو صلیب پر مقتول نہ مانیں اگر عیسائی مسیح کو صلیب پر سے زندہ اتاریں تو انکا کفارہ باطل ہوتا ہے اور یہودی بھی اگر زندہ اتاریں تو وہ ملعون قرار نہیں دے سکتے اسواسطے خدا تعالیٰ فرماتا کہ وہ تو اس بات پر ضرور ایمان رکھینگے کہ مسیح صلیب پر قتل ہوگیا ہے اسکی تمام باتوں کا رد کرتے ہوئے مینے وفات مسیح پر دلائل دینے شروع کئے۔

پہلی دلیل خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام (ترجمہ) مسیح ابن مریم ایک رسول ہے اسکے پہلے تمام رسول گذر چکے اور اس کی والدہ صدیقہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے کانا ماضی ہے جو گذشتہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے سو قرآن کی رُو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور ان کی والدہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے لیکن اب نہیں کھاتے سو اب کھانا نہ کھانے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔

پہلی وجہ کھانا نہ کھانے کی پہلی نہ کھانا کھانے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ آسمان پر زندہ موجود ہوں اور کھانا نہ کھاتے ہوں تو یہ وجہ قرآن کے خلاف ہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ما جعلنا ھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین کہ ہمنے رسولوں کے ایسے جسم نہیں بنائے جو کھانا نہ کھاتے ہوں اگر مسیح زندہ ہے تو اسکے لئے کھانا ضروری ہے لیکن قرآن کہہ رہا ہے کہ اسوقت وہ کھانا نہیں کھاتے۔

دوسری وجہ دوسری وجہ کھانا نہ کھانے کی یہ ہو سکتی ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہوں اور کھانا نہیں کھاتے ہیں تو یہ قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہے ہاں اگر کوئی تیسری وجہ مسیح کے زندہ رہکر کھانا نہ کھانے کی ہو تو وہ مولوی صاحب پیش کردیں۔

مولوی - خدا تعالیٰ بغیر کھانے کے زندہ رکھ سکتا ہے جیسے کہ مینڈک وہ ایک سال تک زمین کے اندر بھوکے ہو کر تب بھی زندہ رہتے ہیں جب برسات آتی ہے اور مینہ برستے ہیں تو باہر نکل آتے ہیں اسی طرح مسیح کو بھی خدا تعالیٰ بغیر کھانے کے زندہ رکھ سکتا ہے۔

سامعین - مینڈک بھی مٹی کھاتا ہے اور بغیر کھانے کے نہیں رہتا۔

احمدی - مینڈک تو ایک سال تک نہ زندہ رہتے ہوں گے لیکن مسیح دو سال نہیں تین نہیں سو سال نہیں دو سو نہیں بلکہ ساڑھے انیس سو سال سے بغیر کھانے کے زندہ چلا آتا ہے اور ما جعلنا ھم میں جو ھم کی ضمیر ہے وہ مینڈکوں کی طرف تو نہیں پھرتی - بلکہ سارا قرآن الہیم کی طرف پھر رہی ہے کہ ہمنے رسولوں کے ایسے جسم نہیں بنائے جو کھانا نہ کھاتے ہوں

دوسری دلیل دوسری دلیل وفات مسیح پر مینے یہ بیان کی کہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیاً وبرّا بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاً والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً۔ مسیح فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا تاکیدی حکم دیا ہے اور یہ کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ نیک برتاؤ اختیار کروں سو اگر مسیح زندہ ہیں تو وہ نماز بھی پڑھتے ہونگے اور زکوٰۃ بھی دیتے ہونگے کیونکہ مسیح فرماتے ہیں کہ جبتک میں زندہ رہوں تب تک خدا تعالیٰ کا میرے لئے تاکیدی حکم ہے کہ نماز بھی پڑھوں اور زکوٰۃ بھی دوں اب بتلاؤ کہ وہ زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں۔ اور اگر وہ نماز پڑھتے ہیں تو کونسی اور اگر کہو کہ موسوی نماز تو معلوم ہوگا کہ وہ شریعت ابھی منسوخ نہیں ہوئی حالانکہ آپ مانتے ہیں کہ منسوخ ہو چکی ہے اور اگر کہو کہ محمدی نماز پڑھتے ہیں تو ہمارا پھر سوال یہ ہے کہ ان کو بتائی کس نے اگر کہو کہ صحابہ یا تابعین نے تو یہ غلط بات ہے کیونکہ ان سے کوئی آسمان پر نہیں گیا اگر کہو کہ خدا نے تو معلوم ہوا کہ ایک طرف حضرت عیسےٰ پر الہام ہو رہا تھا اور دوسری طرف رسول کریم پر تو ایک وقت میں دو نبی ہو گئے ایک رسول کریم اور دوسرے حضرت عیسےٰ اور رسول کریم فرماتے ہیں کہ انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنے میں تمام جہان کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں - اور میرے ساتھ کوئی نبی نہیں اگر کہو کہ رسول کریم کو پہلے نماز بتلائی گئی پھر ان کے تابع کر کے حضرت عیسےٰ کو تو میں کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسےٰ کو پہلے بتائی گئی ہو۔ پھر اسلامی نماز کے لئے پہلی شرط استقبال قبلہ بھی ہے جو کہ آسمان میں مفقود ہے۔

مولوی استقبال قبلہ یک جہتی کے لئے ہے

احمدی - کیا مسیح یک جہتی کو پسند نہیں کرتا - وہ کیوں مسلمانوں سے علیحدہ رہنا چاہتا ہے۔

مولوی - صلوٰۃ سے مراد عاجزی ہے - اگر صلوٰۃ سے مراد عاجزی نہیں تو آپ بتلادیں کہ وہ کونسی نماز پڑھتے ہیں۔

احمدی (در وغگو را حافظہ نباشد) ہم سے پوچھتے ہیں کہ پھر آپ بتلادیں وہ کونسی نماز پڑھتے ہیں ہم تو ان کو مردوں میں شامل کر رہے تو ہم سے آپ پھر کیسی نماز پوچھتے ہیں جہاں آپ کو اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین کا حکم ہوتا ہے۔ وہاں تو ظاہری نماز مراد اور جہاں مسیح کے لئے آوے تو وہاں عاجزی۔

تیسری دلیل تیسری دلیل وفات مسیح پر مینے یہ دی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ اور لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح عیسی ابن مریم - پہلے مسیح کو معبودان باطلہ میں سے قرار دیا پھر خدا تعالیٰ معبودان باطلہ کے لئے ایک قانون باندھتا ہے کہ والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون کہ یعنی جو اللہ کے سوا لوگوں دنیا معبودان باطلہ بنائے ہیں اور ان سے دعائیں مانگتے ہیں وہ تمام کے تمام مردہ ہیں۔ غیر احیاء بالکل زندہ نہیں اور ان کو اب قیامت کا دن بھی معلوم نہیں کہ کس دن وہ اٹھائے جائینگے دیکھو پہلے مسیح کو معبودان باطلہ میں سے ٹھہرایا پھر اپنے لئے فرمایا کہ وہ تمام کے تمام مردہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی - جواب ندارد

جب ایک گھنٹہ ختم ہو چکا تو مولوی صاحب فرمانے لگے کہ یہ بہت مشکل مسئلہ ہے لوگ ضمائر وغیرہ کو نہیں سمجھتے اور لوگوں نے مویشیوں کے لئے چارہ لانا ہے انہیں جانے دو لیکن حاضرین جلسہ نے کہا ہم چارہ لے آئینگے آپ بحث کریں مینے کہا اگر وہ نہیں سمجھتے تھے تو اتنی دیر میں اٹھکر چلے جاتے اور اب تو وہ اپنے کام کو بھی چھوڑتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوب سمجھتے ہیں پھر قریباً ۱۵ منٹ اور مباحثہ ہوا لیکن مولوی صاحب اب بھاگنا چاہتے تھے اسلئے پھر انہوں نے کہا کہ اس طرح کبھی فیصلے تو ہوا نہیں کرتے۔ آخر جس کے پاس گھڑی تھی اچھا اب پھر جانے دو لیکن مولوی صاحب نے پھر ہمیں کہا کہ مرزا صاحب کے کامل مسلم ہونیکا ثبوت کیا ہے؟

ثبوت مینے جواب میں کہا کہ حضرت اقدس قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے اگر کسی بات کا حضرت صاحب نے انکار کیا ہے تو آپ بتلادیں کہ فلاں بات پر حضرت صاحب نے عمل نہیں کیا اسواسطے وہ کامل مسلم نہیں آخر انہوں نے کہا اچھا ہم رات کو تقریر کرینگے۔

جب رات ہوئی تو نماز عشاء کے بعد مسجد پر کھڑے ہو کر انہوں نے تقریر شروع کی اور حضرت صاحب کے الہامات پڑھنے شروع کئے اور اوپر ٹھٹھا کرنا شروع کیا ہمنے وقت مانگا مگر انہوں نے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ آخر ہم ایک غیر احمدی کے گھر پر کھڑے ہو گئے اور ہمنے بار بار ان سے وقت لینے پر اصرار کیا۔ آخر اس گھر کے مالک اور دو چار آدمیوں نے ان غیر احمدیوں کے سارے مجمع کو کہا کہ آخر ان کی بات تو سنو مگر وہ بقول دیوانہ را ہوائے بس است لالٹین اٹھائے بھیڑوں کی طرح اپنے گھروں میں جا چھپے مینے وہیں کھڑے ہو کر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے غیر احمدی مقرر کے ہر ایک اعتراض کا جواب دیا مشتے نمونہ از خروارے ذیل میں اسکے چند اعتراضات مع جوابات کے لکھے جاتے ہیں۔

اعتراض اوّل مرزا صاحب نے کہا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا انت منی وانا منک - کیا مرزا صاحب خدا سے نکلے تھے یا اسکی ایک جزو تھے یا خدا مرزا صاحب میں سے نکلا تھا مینے کہا کہ انت منی وانا منک سے جزو وغیرہ کس طرح نکلتی ہے ہم آپ کو اسکے معانی بتلاتے ہیں دیکھئے ایک حماسی شاعر اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہتا ہے

ان کنت منی او تریدین صحبتی
فکونی لہ کالسمن ربت لاکرام

(ترجمہ) اگر تو مجھ سے ہے یا میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو تو اس غلام کے لئے ایسے گھی کی طرح بن جا جس کے سالن کو اچھا کیا جاتا ہے اب ذرا مولوی صاحب بتلادیں کہ کیا اسکی بیوی اسمیں سے نکلی تھی نہیں بلکہ ان کنت منی کے معنے تعلق کے ہیں کہ اگر تو میرے ساتھ تعلق رکھنا چاہتی ہے تو انت منی وانا منک میں بھی تعلق کے معنے ہیں۔

اعتراض ثانی دوسرا اعتراض مولوی صاحب نے حج پر کیا کہ حضرت صاحب کامل مسلم نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے حج نہیں کیا اگر احمدی کہیں کہ ان کو رستہ کی تکلیف تھی تو ہم کہتے ہیں جب انکو خدا یعصمک واللہ یعصمک من الناس کا وعدہ تھا تو پھر انہوں نے حج کیوں نہ کیا جب خدا نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ تو پھر ان کو کس بات کا ڈر تھا مینے کہا کہ کیا رسول کریم کو یہ وعدہ نہیں دیا گیا تھا کہ واللہ یعصمک من الناس لیکن حال یہ ہے کہ جب لوگ ان کے قتل کے درپے ہوتے ہیں تو رسول کریم مکہ سے دوڑ کر غار میں جا چھپتے ہیں جب ان کو حفاظت کا وعدہ خدا نے دیا ہوا تھا تو وہ کیوں دوڑے اور جب دشمن غار کے سر پر جاتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ لا تحزن ان اللہ معنا تو آپ مکہ سے کیوں نکلے تھے وعدہ تو تھا لیکن موجودہ وقت اجازت نہیں دیتا تھا کہ حج کیا جائے کیونکہ چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھے اور کفر کے فتوے لگائے ہوئے تھے

دوسرا طریق حج کا حدیث شریف کی رُو سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بات کی وجہ سے حج کرنے سے معذور ہو یعنی حج نہ کر سکے تو وہ دوسرے سے حج کروا سکتا ہے اور اب آپکو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت اقدس نے[1] اس طریق پر عمل کیا ہے اور دو سرے آدمی سے حج کروایا ہے۔

اعتراض ثالث مولوی صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میری ساری دعائیں قبول کیجائینگی لیکن چند ہی پیشگوئیاں پوری ہوئیں مینے کہا ہے کہ مشکل ہے کہ آپ نے چند ہی پیشگوئیوں کا پورا ہونا تو مان لیا آپ نے اپنے منہ سے حضرت صاحب کی صداقت پر مہر جڑ دی۔ کیونکہ قرآن میں خدا تعالےٰ نے صداقت کا معیار یصیبکم بعض الذی یعدکم فرمایا ہے تو بعض پیشگوئیاں کا پورا ہونا آپنے بھی تسلیم کر لیا یہ مباحثہ ختم ہوا۔

آریوں کے ساتھ مباحثہ جب صبح ہوئی تو آریوں کے ساتھ صبح بارہ بجے مباحثہ مقرر ہوا۔ اور موضوع قرآن و وید کی تعلیم کا مقابلہ مقرر پایا۔ کہ الہامی اور کامل تعلیم والی کونسی کتاب ہے۔

احمدی اعتراض ۱ - اگر وید الہامی کتاب ہے اور خدا تعالیٰ تک جو کہ انسان کا اصلی مقصود ہے پہنچا سکتی ہے اور اسکی تعلیم مکمل ہے تو آپ اسمیں سے بتلائیں کہ کس کے ساتھ نکاح کیا جائے اور کس کس کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے اگر کوئی اپنی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو اسکے متعلق وید کا کیا حکم ہے؟ کیا کرے یا نہ کرے دوسرے وید کی تعلیم سے ایک نیوگ بھی ہے یہ ایسی تعلیم ہے میں نہیں چاہتا کہ اسکی تفسیر کروں کیونکہ مہذب لوگ اسکو سننا بھی گوارا نہیں کر سکتے اور کسی نیک آدمی کی فطرت اس بات پر عمل کرنا کبھی قبول نہیں کر سکتی۔

دوسرا اعتراض وید کی تعلیم پر یہ ہے کہ وید میں لکھا ہے کہ روح و مادہ انادی خود بخود قدیم سے بوجود حقیقی چلے آتے ہیں۔ ہمارا اعتراض اسپر یہ ہے کہ اگر یہ خود بخود قدیم سے ہیں تو یہ خدا تعالےٰ کے قدامت اور واجب الوجود ہونیمیں خدا تعالےٰ کے شریک ہو گئے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت باطل ہو گئی۔

اور بالاتفاق تمام علماء منطق کے نزدیک شریک الباری ممتنع اور محال اور بالکل باطل ہے پس جو مستلزم باطل

---

[1] اور وہ حدیث یہ ہے عن عبد اللہ ابن عباس انہ قال کان الفضل بن عباس ردیف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امراۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیہا وتنظر الیہ فجعل رسول اللہ یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخاً کبیراً لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع مسلم جلد ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ بھی باطل پرست تلہ اس بطلان کا روح و مادہ کو قدیم مانتا تھا

پنڈت - پرستش میں خدا تعالےٰ کا شریک کرنا منع ہے کہ عبادت میں کسی کو شریک کیا جائے اسلئے روح و مادہ خدا تعالےٰ کے ساتھ شریک نہیں ہیں اور تناسخ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کوئی لنگڑا پیدا ہوتا ہے کوئی فقیر اور غریب اور دنیا کی تمام اشیا کی پیدا ہونے کی کرم علت ہیں۔

احمدی آپ ذرا بتلائیں کہ منطقیوں نے جو شریک الباری کو محال اور باطل ثابت کیا ہے تو انہوں نے کس جگہ تغیر کی ہے کہ عبادت میں جس کو شریک کیا جائے وہ تو باطل لیکن خود بخود پیدا ہوئے اور قدامت میں اگر شریک ہوں تو باطل نہیں۔

تیسرا اعتراض - اگر کرم علت ہیں دنیا کی تمام اشیاء کے جنم کی تو ذرا بتلائیں کہ ابتدا میں جب خدا نے روح و مادہ کو ملایا تھا تو اس وقت کونسی علت تھی اگر کہو کہ تمام کو انسان ہی بنا دیا تھا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ دنیاوی نظام نہیں چل سکتا کیونکہ زندگی کے لئے خوراک کی ضرورت اور وہ بغیر زراعت کے نہیں ہو سکتی اور زراعت بغیر بیلوں کے نہیں ہو سکتی تو وہ زندہ کس طرح رہ سکتے اگر کہو کہ کسی کو گھوڑا کسی کو گدھا اور کسی کو بیل وغیرہ بنا دیا تھا تو ہم کہتے ہیں کہ آریوں کے خدا نے ناحق ظلم کیا اور چونکہ اعتراض یہ ہے کہ آپ مانتے ہیں اس وقت روحیں خدا تعالےٰ کے قبضۂ قدرت کے ماتحت ہیں تو بتلاؤ کہ وہ کس طرح ماتحتی میں آئیں کیا خدا ان سے لڑا اور غالب ہوا اور ان کو ماتحتی میں لایا اگر کہو کہ خود بخود انہوں نے ماتحتی اختیار کی تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ کوئی شخص اپنے میں نقص روا رکھنا پسند نہیں کرتا اور ماتحتی ایک نقص ہے۔

پنڈت قرآن میں لکھا ہے کہ حضرت لوط نے شراب پی کر اپنی لڑکیوں کے ساتھ زنا کیا اور پھر حوا حضرت آدم کی پسلی سے نکلی اور انہوں نے گیہوں کا دانہ کھایا اسلئے وہ ہر دو جنت سے نکالے گئے کہو کہ اسلام کا خدا اور پیغمبر دونوں ظالم ہیں یا نہیں

احمدی حضرت اقدس نے خوب کہا ہے فطرت کے ہیں مردار ہیں نہ زندے ہر دم زبان کے گندے قہر خدا یہی ہے افسوس آپ نے ایک نبی خدا کے پیارے بندے پر الزام لگایا آپ کے پاس قرآن مجید موجود ہے آپ کا فرض ہے کہ قرآن سے نکالکر دکھائیں اور ہر دو دعاوی کا ثبوت پیش کریں اور علاوہ اسکے پہلے مطالبات کے اس مطالبہ کا بھی جواب دیں اور اگر وید مکمل کتاب ہے تو اسمیں سے آپ میراث کے متعلق حکم نکالکر دکھائیں کہ لکھا ہے۔ اور اگر کوئی شخص مر جائے تو اسکے لڑکے کو کتنا حصہ دیا جائے اور اسکی لڑکی کو کتنا اور اسکے والدین کو کتنا؟

ان چھ سات مطالبات میں سے پنڈت صاحب نے ایک کا جواب بھی نہ دیا۔ آخر کار لاچار ہو کر ان کو یہ کہنا پڑا۔ مطالبات بہت ہو گئے ہیں تمام کا اسوقت میں کس طرح جواب دے سکتا ہوں جس طرح کہ ملزم وکیل کے سوالوں کا۔ اسوقت جواب نہیں دے سکتا اول تو پنڈت صاحب خود ملزم ٹھہرے، دوسرا جواب دینے سے انکار کر دیا۔

پھر کہا کہ آپنے ہر ایک مطالبہ کا ساتھ ساتھ ہی جواب دیا جانا تھا لیکن آپ کا ہرگز ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ آخر پنڈت صاحب رو چکے اور آخیر میں ویگ کی نسبت گفتگو شروع ہوئی جسکی وجہ سے پنڈت صاحب شرم سے منہ چھپانے لگے

جب رات ہوئی تو اسی گاؤں میں ہی ایک اور تیسرے مولوی صاحب نے اشعار پڑھنے شروع کر دئے جنمیں مسیح ناصری کے آسمان پر چڑھنے اور اترنے کا بیان تھا۔

لیکن میں ہر ایک شعر پر اعتراض کرتا تھا اور وہ اعتراض کا جواب بالکل نہ دیتا تھا اور شعر ہی پڑھتا جاتا تھا آخر کار مولوی قاری اللہ شعار نے کہا کہ "میں دس سال سے واعظ ہوں لیکن میں بحث مباحثہ کو پسند نہیں کرتا"

میں نے کہا کہ بیشک واعظ ہیں اگر کوئی سوال کرے تو آپ خموشی اختیار کر لیتے ہیں آپکی وعظ کا کیا اچھا اثر ہوتا ہوگا۔

پھر جب وہ اپنی بہت سی باتوں کے بعد جو بالکل بے محل تھیں خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ صبح ہم یہاں سے چلے جائینگے بعد میں کسی کا حق نہیں کہ کوئی ہمپر اعتراض کرے اگر کسی کو کوئی شبہ یا اعتراض ہو تو اب ہمارے بالمقابل آ کر اگر گفتگو کرے لیکن وہ بالکل خاموش اور چپ رہ گئے اور آخر انہوں نے کہا کہ کوئی رکوع قرآن مجید کا سناؤ۔ میں نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا والا رکوع سنایا پھر ہم سب اس گاؤں سے مظفر و منصور قریباً ۴ بجے شام کے چل کر مغرب کے بعد قصبہ ڈیرہ بابا نانک میں جا پہنچے۔

اگلے دن ایک مولوی صاحب سے گفتگو ہوئی خبر میں مولوی صاحب نے یہ کہا کہ آپ کی جماعت میں سے کوئی آدمی بھی عربی زبان کی حقیقت کو نہیں سمجھتا "ہاں اگر کچھ سمجھتا تھا تو مولوی نور الدین (رضی اللہ عنہ) وہ بھی کچھ تھوڑی سی" میں نے کہا کچھ تھوڑی کیا معنے؟ کہدو وہ بھی نہیں سمجھتے تھے مولوی صاحب نے کہدیا ہاں جس نے قرآن کے معنے غلط کئے اسنے عربی کو کیا سمجھا"

اتفاق سے وہاں پر علاوہ دیگر حاضرین کے چند آریہ صاحبان جمع ہو گئے میں نے کہا دیکھو از روئے قول مولوی صاحب ہماری جماعت قرآن کو نہیں سمجھتی اور اگر سمجھتے ہیں تو صرف دنیا میں یہ ڈیرہ کے مولوی صاحب۔ پس اب مولوی صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ ایک آیت کا لفظی ترجمہ بتلا دیوں کہ لو انا قسمنا خاسئین کے کیا معنی ہیں؟ جلدی سے کہنے لگے کہ ٹوٹا پانے والے بنجاؤ میں نے کہا کہ سراٹائہ الفاظ میں سے یہ کس کے معنے ہیں آخر مولوی صاحب کہنے لگے کہ اسکے بعد کی آیت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ فجعلناھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ اس آیت کی پہلی آیت پڑھو میں نے پڑھکر سنایا کہ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین پھر مولوی صاحب پوچھنے لگے کہ اسکا شان نزول کیا ہے میں نے کہا کہ ایکطرف تو مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ان کو قرآن نہیں آتا پھر دوسری طرف مجھ سے شان نزول پوچھ رہے ہیں اور ایسے ہی لغو سوالات میں وقت ٹال رہے ہیں۔ میں شان نزول پوچھتا ہی نہیں آپ لفظی معنے بتلا دیں مولوی صاحب بے حیران ہو کر مجھے کہا کہ اس سوال سے آپ کا مدعا کیا میں نے کہا مدعا جو کچھ ہو سو ہو۔ آپ لفظی معنے بتلا دیں لیکن منہ کھولنے اور قردۃ کی طرح منہ چڑانے کے اور کچھ نہ بن پڑا ہمکو احمدیوں نے کہا کہ آجاؤ خدا نے ہمکو فتح دی۔

جب ہم اپنے ڈیرے پر پہنچے تو احمدی برادران نے کہا کہ اس جگہ ایک آریہ لڑکا جو انٹرنس پاس ہے ہر روز مسجد کے نزدیک کھڑا ہو کر مسلمانوں کو تکذیب براہین احمدیہ سنایا کرتا ہے دو سو دن صبح میں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکی تاک میں نکلا اور وہ وہاں پر بیٹھ رہا تھا جس نے کہا کہ ہر ایک شخص کے انجام کو دیکھنا چاہئے۔ آپ اس کتاب کے آخر کو پڑھیں اسمیں مباہلہ کا ذکر تھا جب بس۔ نے اس مقام کو پڑھا تو مینے کہا کہ دیکھو اس شخص کا کیسا بُرا انجام ہُوا پھر اسپر اور مینے چند سوالات کئے لیکن منہ دیکھتا ہی رہ گیا آخر میں مینے اسکو کہا کہ آپ آن کر مسلمانوں کو ستاتے رہتے ہیں اگر کوئی اعتراض ہو تو اب بتادیں میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں تو آپ کا حق نہیں ہے کہ آپ بعد میں لوگوں کو ورغلایا کریں لیکن خاموشی کے سوا اس نے اور کچھ بن نہ پڑا۔ تب ہم وہاں سے شکار ماچھیاں کو گئے۔

مولوی عبدالحق ابوتراب سے مباحثہ

ہم شکار میں ہی مقیم تھے کہ ایک احمدی بھائی جو کہ کوٹھ کا رہنے والا تھا وہ ہمارے پاس آیا اسنے کہا میں آج کوٹلی صوتمہلی سے آیا ہوں اور ابتک وہاں کوئی احمدی نہیں گیا نہ کبھی وہاں جلسہ اور نہ ہی تقریر ہوئی ہے وہاں میری کچھ رشتہ داری ہے میں اپنے عزیزوں کو دیکھنے کے لئے گیا ہُوا تھا مینے ان کے ساتھ گفتگو کی انہوں نے کہا کہ ہم اپنے مولوی صاحب کو جو بڑا عالم و فاضل ہے اور دہلی کا سند یافتہ ہے بُلا لیتے ہیں اور آپ بھی اپنے علماء کو بلالیں پھر دیکھا جائیگا کہ کون حق پر ہے چنانچہ انہوں نے مولوی عبدالحق صاحب ابوتراب کو اپنے گاؤں یعنی موضع کوٹلی صوتمہلی میں بلا لیا ہے اسواسطے آپ بھی میرے ساتھ چلیں پس ہم لوگ بھی اس بھائی کے ہمراہ کوٹلی صوتمہلی کو روانہ ہوئے معاملہ بڑا نازک تھا کیونکہ ہم کل چار آدمی جو شکار سے گئے تھے احمدی تھے اور باقی وہ سارے کا سارا گاؤں غیر احمدی تھا آخر بعد نماز ظہر کے ایک جگہ مباحثہ قرار پایا پہلے مولوی عبدالحق صاحب موصوف نے لوگوں کو اس طرح مخاطب کیا کہ آپ لوگوں نے ہمیں گفتگو کرنے کے لئے بلایا ہے یا بحث کرنیکے لئے ان ہر دو باتوں میں سے کس بات کے لئے بُلایا ہے مشارٌ الیہم مخاطبین نے جواب دیا کہ ہمنے اسلئے جناب کو تکلیف دی ہے کہ وفات مسیح اور حیات مسیح کا فیصلہ کیا جائے۔

مولوی صاحب اس بحث سے بھاگنا چاہتے تھے اور انہوں نے کہا کہ اسبات کو بعد میں دیکھا جائیگا پہلے آپ تبلائیں کہ بحث کے لئے بلایا ہے یا مسئلہ پوچھنے کے لئے آخر کار مینے اٹھکر کہا کہ انہوں نے اسواسطے بلایا ہے کہ آپ حیات مسیح کا ثبوت دیں اور جو اعتراض ہم آپ پر کریں اسکا جواب دیں آپ بسخواہ اسے بحث سمجھیں۔ خواہ گفتگو اسکے بعد مولانا میری طرف مخاطب ہوئے اور مجھے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی کیا تم کسی کو اسوقت مسیح موعود اور نبی مانتے ہو مینے جواب میں کہا کہ ہاں ہم مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور نبی مانتے ہیں۔

مولوی صاحب انکے والد کا کیا نام تھا۔

احمدی مرزا غلام مرتضیٰ صاحب

مولوی۔ موعود کے کیا معنے ہیں

احمدی۔ جس کا خدا اور رسول نے وعدہ دیا ہُوا ہو۔

مولوی۔ بس آپ قرآن اور حدیث سے ہمیں دکھلادیں کہ مرزا غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضیٰ مسیح ہو کر آوینگے۔

احمدی۔ قرآن میں جو رسول کریم کے لئے پیشگوئی ہے آپ اسمیں سے محمد بن عبداللہ نکال کر دکھلادیں کہ وہ نبی بنکر آوینگے تو ہم دکھلانے کو تیار ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس مسئلہ کے لئے انہوں نے ہمیں بلایا ہے پہلے آپ اس بات کا فیصلہ کرلیں لیکن مولوی صاحب تو اس سے بھاگنا چاہتے تھے۔

نصرت الٰہی

حاضرین تمام غیر احمدی تھے۔ اسلئے مولوی صاحب ذرا ہمپر دباؤ ڈالنا چاہتے تھے اور اچھی طرح سے چپ ہو کر جواب نہیں سنتے تھے تو وہاں کا ایک چوہدری جو کہ غیر احمدی تھا درمیان سے اٹھا اور بدیں الفاظ کہا۔

چوہدری صاحب (مولوی صاحب کو مخاطب کرکے) یہ آپنے کیسا شور ڈالا ہُوا ہے آپ انکی بات تو سنتے نہیں انکی بات کو بھی چپ ہو کر سُن لیا کریں

مولوی صاحب (خفا ہو کر) آپ درمیان میں کیوں بولے یہاں سے نکلجاؤ اگر درمیان میں شور ڈالنا ہے

چوہدری صاحب۔ ہماری تو یہ جگہ ہے جو ہمکو یہاں سے نکالے۔ ہم تو اسکے سر پر سو جوتی مارتے ہیں آپکا اسجگہ سے تعلق کیا آپ نکلجائیں۔

پھر مولوی صاحب ذرا دھیمے پڑ گئے پھر کہنے لگے کہ اچھا بتلاؤ کہ پہلے وفات مسیح اور حیات مسیح کے فیصلہ کی ضرورت کیا ہے مینے اسکے جواب میں مفصل بتلایا۔ کہ حضرت صاحب کے دعوی کی صداقت کے لئے اس مسئلہ کا فیصلہ کرنا ضروری ہے۔

مولوی۔ اچھا آپ وفات مسیح کا ثبوت دیں

احمدی۔ آپ حیات کے مدعی ہیں اسلئے ضروری ہے کہ پہلے آپ حیات کا ثبوت دیں۔

آخر مولوی صاحب ثبوت دینے سے قاصر تھے اسلئے اس بات پر اصرار کیا کہ ثبوت بذمہ احمدی مناظر ہے۔

آخر پانچ پانچ منٹ کی باری مقرر ہوئی مینے واذ قال اللہ یٰعیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ الخ والے رکوع کو کھولکر سنایا یعنے سمجھایا کہ دیکھو وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم میں مسیح فرماتا ہے کہ میں اپنی قوم پر نگران رہا جب تک میں زندہ رہا یعنے جب تک تو میری قوم نہیں بگڑی لیکن میری نگرانی ہٹائی تو کس چیز نے وہ توفی نے یعنے جب تو نے مجھکو مار دیا اور میرے روح کو قبض کرلیا تو پھر مجھے معلوم نہیں کہ میری قوم بگڑ گئی یا نہ بگڑی اگر میری قوم بگڑی ہے تو میری توفی کے بعد اب ہم قوم کو دیکھتے ہیں تو وہ بگڑی ہوئی ہے اور قوم کا بگڑنا اپنی وفات کے بعد کا زمانہ بتلاتے ہیں

جب میں اپنے پانچ منٹ ختم ہونے پر بیٹھ گیا۔ تو مولویصاحب کی باری آئی۔ مولوی صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ یہ سوال کب ہوگا مینے کہا کہ پہلے آپ پانچ منٹ پورے کرلیں پھر میں اپنے وقت میں آپکے اعتراضوں کا جواب دونگا۔ لیکن مولویصاحب اس بات پر نہیں آتے تھے آخر مینے کہا کہ قیامت کو ہوگا۔

مولوی صاحب فرمانے لگے کہ مسیح قیامت سے پہلے پہلے آسمان سے اتر کر پھر مر جائینگے تو پھر قیامت کو انپر یہ سوال ہوگا مینے کہا کہ آپ یہ دعوی کس کو دینا چاہتے ہیں کیونکہ یہ امر صاف ظاہر ہے کہ مسیح فرماتے ہیں کہ میری قوم میری زندگی میں نہیں بگڑی اگر بگڑی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو میری وفات کے بعد اور آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسیح کی قوم اسوقت بگڑی ہوئی ہے یعنی مسیح کی قوم مسیح کی اس تعلیم پر کہ اعبدوا اللہ ربی وربکم پر نہیں چلتی وہ اسوقت تثلیث ثلاثہ اقانیم کی پرستار ہے اور دوسری طرف مسیح اپنی قوم کا بگڑنا اپنی موت کے بعد کا زمانہ بتلاتے ہیں، تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ مسیح اسوقت وفات پا چکے ہیں۔

اب اس بات پر تو مولوی صاحب کی کچھ پیش نہ گئی پھر توفی کے لفظ پر آئے خویش (روف از واجاتیز بصون بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا) میں پوچھا کہ اس آیت میں یتوفون کے معنے کیا ہیں آخر انہوں نے کہا کہ مرنے کے ہیں میں نے کہا جس طرح یہاں توفی کے معنے موت کے ہیں اسی طرح اس آیت میں بھی ہیں لیکن جلدی سے کہنے لگے کہ ھو الذی یتوفکم باللیل کے کیا معنی ہیں میں نے کہا کہ وہ ذات جو تمکو رات کے وقت مارتا ہے اور تمہاری روح کو قبض کر لیتا ہے مولوی صاحب نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ کیا تم رات کے وقت مرجایا کرتے ہو وہ کہنے لگے کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ دیکھو خدا نے دو موتیں قرار دے رکھی ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی لیکن مولوی صاحب نے اس آیت کو سننے نہ دیا اور لوگوں نے بھی شور مچا دیا۔ آخر چوہدری صاحب نے ہمیں کہا کہ فساد ہونے کا ڈر ہے اسواسطے آپ یہاں سے نکل جائیں تب ہم وہاں سے باہر نکل آئے اور قریباً ۴ بجے شام کے وہاں سے چلکر موضع تیجا میں آ گئے۔ یہاں سے ہم اپنے اپنے گاؤں کو واپس آ گئے۔

(جلال الدین شمس سکھوانی جماعت احمدیہ قادیان)

مباحثات کی کتب

کسی دوسری جگہ کتابوں کا اشتہار ہے احمدی احباب ان سے فائدہ اٹھائیں کہ پھر یہ موقعہ نہیں ملیگا۔ مینجر

نظم

(از جناب حافظ سلیم احمد خان احمدی آف اٹاوہ)

مسلمان ہوش میں آئینگے خلاق جہاں کب تک
ملائینگے یہ اپنے دشمنوں کی ہاں میں ہاں کب تک
نہ مذہب سے غرض انکو نہ صنعت سے نہ حرفت سے
رہینگے یا الٰہی اس طرح یہ نیمجاں کب تک
بہار آئے وہی پہلی سی پھر باغ محمدؐ میں
رہینگی گلشن اسلام میں یارب خزاں کب تک
رہے اپنی اولوالعزمی سے ہم ثابت قدم ہر جا
کریگا اے فلک اب تو ہمارا امتحاں کب تک
ضعیف و ناتواں کمزور عاجز اور بے ہمت
رہیں ہم اس طرح اے خالق کون و مکاں کب تک
الٰہی خاتمہ جلدی سے کر دے جنگ یورپ کا
بہینگی اس طرح یہ کشت و خون کی نالیاں کب تک
دینگے ہم نہ باطل سے کبھی اے آسماں ہرگز
ڈرائیگا ہمیں دکھلا کے تو سیف و سناں کب تک
ہمارے حال پہ ہو مہربانی اے شہ والا
رہیں ہم آپ کی فرقت میں یوں نالہ کناں کب تک
اثر ہوگا مرے نالوں کا کب اس مسیح کے دل پر
مری آہوں کا اٹھے گا الٰہی اب دھواں کب تک
مسیح ناصری تو مر چکے ہرگز نہ آئینگے
بتاؤ اے مسلمانوں تکینگے آسماں کب تک
نہ تسلیم خم کرینگے آخر دیکھنا یارو
کرینگے آیہ قرآں نکتہ چینیاں کب تک
صداقت وہ بلا ہے ایکدن منوا کے چھوڑیگی
اڑائینگے یہ نادان دین حق کی دھجیاں کب تک
صداقت سے کبھی منہ پھیر لینگے ہم نہیں ہرگز
ستاؤ گے ہمیں تم اے زمین و آسماں کب تک
تڑپتا ہوں میں فرقت میں خدا جانے مجھے حافظ
بلائینگے حضور ہمیں فصیح عاصیاں کب تک

(۲)

یہی ہے آرزو دل میں یہی حسرت ہے سینے میں
الٰہی موت ہو میری محمدؐ کے مدینے میں
ہے کلمہ طیبہ منقوش جب دل کے نگینے میں
تو روز حشر کیا دقت ہمیں کوثر کے پینے میں
مسیح وقت کی تکفیر کی ہے تیری امت نے
رسول حق سے جا کر لے صبا کہدے مدینے میں
امام وقت نے آکر بلائی ہے وہ مے ہم کو
چمک اٹھا ہے جس سے نور وحدت سارے سینے میں
عذاب نوح طوفانی سے پائیگا وہ چھٹکارا
مسیح وقت کے بیٹھے گا جو آکر سفینے میں
مسلمانوں کا اب ثانی نظر آتا نہیں کوئی
تعصب میں حسد میں حرص میں بغض و کینے میں
امانت دین احمد کی ہے اور اسمیں دھرا کیا ہے
مسیح ناصری کے زندہ رہنے اور جینے میں
جہاں مرہم پہ بیٹھے ہوں ابتک حضرت عیسےٰ
مگر مدفون ہوں حضرت رسول حق مدینے میں
بچایا جائے گا وہ آتش دوزخ سے محشر کو
محمدؐ کی محبت ہوگی جس کے پاک سینے میں
کسی کو گالیاں دینا کسی سچے کو جھٹلانا
یہی تو فرق ہے اشراف میں جاہل کمینے میں
پلا دے بادۂ وحدت کا تو اک جام اے ساقی
کہ لطف زندگی حاصل ہوتا کچھ اسکے پینے میں
تجھے کیا خوف دوزخ کا تجھے کیا غم ہے محشر کا
خدا کے فضل سے قرآں ہے حافظ تیری سینے میں

(حافظ سلیم اٹاوی)

بیوی کی تعلیم

نہایت ہی لطیف مضمون جسمیں بہ شہادت آیات قرآنی بتایا گیا ہے کہ بیوی جن مراحل زندگی سے گذرتی ہے ان سے استفادہ کر کے ایک مومن اپنی روحانیت کے مدارج طے کر سکتا ہے قیمت صرف ۱ء

کارآمد حوالے

علی العموم مباحثات میں جس قدر حوالوں کی ضرورت پڑتی ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے متعلق وہ سب اس چھوٹے سے رسالہ میں جمع کر دئے ہیں دونوں رسالے ۱ر کے ٹکٹ آنے پر تحفۃً قادیان بھیجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن فی رمضان

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے درس رمضان کا خلاصہ)
(نوشتہ اکمل)

۲۹ جون ۱۹۱۷ء

آٹھواں روزہ

چوتھا رکوع

۲ بجے شروع

۱۸۵- قول معروف و مغفرۃ - کوئی بات ہی اچھی کہدے یا تجویز عمدہ بتلائے کسی کا گناہ معاف کر دیا یا اپنے جوش کو دبا لیا -

۱۸۶- واللہ غنی - مسکینوں فقیروں کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ اللہ کی رضا کے لئے پس ان پر احسان جتانے اور انہیں ایذا دینے کے کیا معنی ہیں جس کے نام پر دیا جاتا ہے وہ تو غنی ہے - اور اسکی دانائی و حکمت نے چاہا کہ اس طریق پر تمہیں ثواب دے -

۱۸۷- لا تبطلوا - ہلاک و تباہ نہ کر دو - ان کے نتائج ضائع نہ کر دو - (ب) لا ذی احسان جتا کر پھر خدمت لے -

۱۸۸- کالذی ینفق مالہ - من و اذیٰ دے صدقہ بعد میں باطل کرتا ہے مگر ریا والے کا صدقہ تو سارا ہی باطل ہو جاتا ہے -

۱۸۹- ولا یؤمن باللہ - شرط اسلئے لگائی کہ بعض اوقات مومن ریا مند لوگ جو کام کرے وہ موجب ثواب ہوتا ہے مثلاً ایسی نیت کہ دوسروں کو ترغیب ہو - پس ریا والا اس حال میں ہوتا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ ہو - اس سے اجر مقصود نہیں - بلکہ محض لوگوں کو خوش کرنا -

احسان وہی ہوتا ہے جسے خدا پر ایمان نہ ہو - اگر وہ اس نعمت کو خدا کی دی ہوئی سمجھے اور اسی سے اجر کی امید رکھے تو لوگوں کو سنا کر واہ اداہ کا ملتجی ہو - اسی طرح اگر اسے یقین ہو کہ یوم الآخر سے اجر ملیگا تو وہ کیوں اسی مسکین سے خدمت لیکر اپنا اجر پورا کرنا چاہے -

پانچواں رکوع

۱۹۰- لا یتیمموا الخبیث - ایسی چیز جسمیں کوئی نفع نہ ہو - نہ دینے والے کے کام کی ہو - نہ لینے والے کے کام کی ہو - نہ دینے والے کے کام کی ہو - کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ دینے والے کے کام کی نہ ہو اور لینے والے کے کام کی ہو

۱۹۱- الشیطن یعدکم الفقر - سچے اور جھوٹے مذہب میں یہ فرق ہے کہ جھوٹے میں دنیا مقدم رکھی جاتی ہے اور سچے میں دین - جیسے کہ اس آیت میں سمجھایا - کوئی ردی چیز اسی لئے دیتا ہے کہ اچھی چیز دینے سے فقر ہو جائیگا دنیا میں کمی ہو گی مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے - اچھی چیز دو گے تو بہتر سے بہتر پاؤ گے جتنا عمدہ بیج ہو ویسی ہی اچھی فصل ہوتی ہے - یہ بڑی حکمت کی بات ہے جو بتائی -

۱۹۲- او نذرتم من نذر - ایک حدیث سے ظاہر ہے کہ نذر سے بغیر شرط والا صدقہ بہتر ہے کیونکہ نذر میں ایک قسم کا بخل پایا جاتا ہے

۱۹۳- فھو خیر لکم - یہ سب سے بہتر ہے -

۱۹۴- خبیر - جہاں خبیر ہو وہاں اسکے اجر دینے کی خبر پر زیادہ زور ہوتا ہے -

۱۹۵- فلانفسکم - یہ خیرات اسلئے تمہاری اپنی جان کی بھلائی ہے کہ خدا نے تمہیں ثواب دلانے کے لئے ایسی جماعت رکھی ہے دوم جو کچھ دو گے وہ تمہیں بڑھا کر دیا جاویگا - جیسا بینک میں روپیہ جمع کرا دیتے ہیں

۱۹۶- وما تنفقون - یہ اسلوب کلام امر کے لئے ہے اور زیادہ موثر پیرائے میں -

۱۹۷- للفقراء - یہ صدقات جو ہیں ان فقراء کے مخصوص ہیں - یا (اجعلوا) بناؤ - یہ صدقات فقراء کے لئے -

۱۹۸- احصروا فی سبیل اللہ - ایسے لوگوں کا پیچھا دو - خیرات ادا کریں جو اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیتے ہیں - تحصیل معاش کے لئے وقت نہیں دے سکتے (ب) یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں - خدا کی راہ اختیار کرنے کی وجہ سے لوگوں نے کسب معاش سے روک دیا - کئی احمدی ہیں جن کے روزگار مخالفوں نے بند کرا دئے (ج) لولے - لنگڑے - اندھے جو اور کام نہیں کر سکتے اور حکومت یا جماعت کے امیر نے انہیں دینی کام میں لگا دیا ہے اس صورت میں ان کے خرچ کی ذمہ داری ہو

۱۹۹- من التعفف - ناجائز ذرائع سے اور چالاکی سے مال نہیں کماتے (ب) حلال تو ہو مگر اسکے مناسب حال نہ ہو - وہ رکھا جائے

چھٹا رکوع

بعد از نماز عصر - ۴ بج کر ۵ منٹ - ۵ بجے

۲۰۰- سرا - خیرات پوشیدہ تا کہ تکبر و ریا پیدا نہ ہو - اور لینے والے کو شرمندگی نہ ہو - ذوق جو امیر کی معرفت تقسیم ہوتی ہے وہ بھی دراصل سر ہے کہ اصل دینے والے کا علم نہیں (ب) باللیل والنھار اس سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ دکھ سکھ دونوں حالتوں میں دے

۲۰۱- یتخبطہ الشیطن - گرا دیتا ہے شیطان اسکو جنوں سے (ب) سود خواروں کو روپیہ کی وصولی کا ایک خبط ہو جاتا ہے

۲۰۲- احل اللہ البیع - یہ مطلب نہیں کہ بیع و ربوٰا کی صورت یکساں ہے - صرف خدا کے فرمان سے ایک چیز حرام ہو گئی - بلکہ یہ جتایا ہے کہ خدا نے جو ربوٰا کو حرام کیا ہے تو بغیر وجہ نہیں کیا - پس ربوٰا میں سخت قباحت ہے - جبھی حرام ہے ایک بینک کا دیوالہ نکلے تو کل بینک ہل جاتے ہیں - مگر ایک تجارت کی کوٹھی کا دیوالہ نکلے تو دوسری دو کانوں کا حرج نہیں

ساتواں رکوع

۲۰۳- الیٰ اجل مسمیً - اس سے بعض فقہا اس طرف گئے ہیں کہ وہ دین جائز ہی نہیں جسمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مت مقرر نہ ہو۔ مت مقرر کرنے سے بہت سے جھگڑے گھٹ جاتے ہیں نہ تو خواہ پہلے مانگے نہ مقروض پھر حیلہ حجت کرے۔

۲۰۴۔ فاکتبوہ۔ یہ دوسری شرط ہے کہ تحریر میں لے آئیں اس حکم کی تعمیل ہوتی تو مسلمانوں میں جھگڑے نہ پڑتے۔

۲۰۵۔ کما علمہ اللہ یعنے جتنا ہنر ہو۔ اس کے مطابق کوشش کرکے لکھے (ب) خدا نے اس پر فضل کیا تو یہ بھی لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

۲۰۶۔ سفیھا۔ مبذر

۲۰۷ فتذکر احدٰھما الاخرٰی۔ چونکہ بھولنے والا بعض اوقات یہ نہیں مانتا۔ کہ میں بھولا ہوں۔ بلکہ دوسرے کو بھولا ہوا کہتا ہے اسلئے تعیین بھولنے والے کی نہیں کی فرمایا ایک دوسری کو یاد کرا کے اصل معاملہ ظاہر کر دیں۔

۲۰۸۔ لا تکتبوھا۔ نہ لکھو تو گناہ نہیں۔ لکھنا اچھا ہے یورپ میں اس پر عمل ہے۔ اس طرح کئی جھگڑے مٹ جاتے ہیں۔ کمی بیشی چوری کا الزام نہیں رہتا۔

۲۰۹۔ ولا یضار کاتب۔ اجرت نہ دے مثلاً وہ اپنے کام پر ہو۔ اور آپ اسے دق کریں کہ ہمیں لکھکر دو

۲۱۰۔ وان کنتم علٰی سفر یہ شرط لازم نہیں بلکہ ایک مجبوری کا علاج بتایا۔

آٹھواں رکوع

۲۱۱۔ او تخفوہ۔ مسلم میں ہے صحابہ رسول اللہ کے حضور حاضر ہوئے کہ یہ تو بڑی مشکل ہوئی۔ اگر دل کے خیالات کے گرفت ہونے لگی۔ رسول اللہ نے فرمایا سمعنا و عصینا نہ کہو۔ بلکہ اطعنا کہو۔ اس سے اس آیت کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ نے صرف تادیب کی کہ تمنے ایسا ظن خدا پر کیوں کیا کیوں یہ نہ کہا کہ ہم اس کا مطلب نہیں سمجھے یہاں وسوسہ مراد ہی نہیں۔ کیونکہ اس کا ظاہر نہ کرنا بھی ایک ایمان ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ اس پر مواخذہ نہیں بلکہ لاتکتموا الشہادت کے متعلق فرمایا کہ تم ایک بات جانتے ہو۔ اور عدالت بجاز کے پوچھنے پر نہیں بتاتے تو یہ گناہ ہے اور خدا اس چھپانے پر مواخذہ کریگا) پھر کچھ باتیں ہوتی ہی دل کے متعلق ہیں وسوسہ نہیں ہوتی۔ بلکہ عقائد تو ان کے متعلق جیسا ثواب ملتا ہے مواخذہ بھی ہوگا۔

۲۱۲۔ تزکیہ ہے عقائد درست ہوں اعمال درست ہوں۔ اٰمن الرسول الآیۃ میں خلاصہ بیان فرمایا

۲۱۳۔ لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعھا۔ جو کام امت محمدیہ کے سپرد ہوا۔ وہ اسکی قابلیت کے مطابق ہے یہ کام پہلی امتیں نہیں کر سکتی تھیں۔

۲۱۴۔ ان نسینا۔ بعض نسیان ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر مواخذہ ہوتا ہے۔ مثلاً بوجہ غلبہ خیالات نفسی بھول گیا۔ یا کوئی تاویل خواہش نفسانی سے کرتا ہے (ب) اصرًا ایسا عہد جس کے توڑنے سے سزا ملے

(ج) ولا تحمل علینا اصرًا یہ معنی نہیں کہ جتنا بوجھ ان پر رکھا تھا اتنا نہ رکھو۔ کیونکہ قرآن مجید میں کتب علیکم الصیام کما کتب اور اس قسم کے کئی احکام آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ہمکو عہد نبھانے کی توفیق دیجیو۔ ایسی صورت نہ ہو کہ عہد کو توڑ ڈالیں۔

۲۱۵۔ لا تحملنا ما لا طاقۃ لنا۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ خدا ایسے احکام دیتا ہے جن پر انسان عملدرآمد نہ کر سکیں بلکہ یہ کہ ان احکام کی تعمیل نہ کرنے پر ایسی سزا نہ دیجیو جو تباہی کا موجب ہو۔ اور برداشت نہ ہو سکے اسی لئے ساتھ واعف عنا فرمایا۔

(ب) واغفرلنا۔ نہ صرف معاف ہو بلکہ نتائج لازمہ بھی رک جائیں (سورہ بقر ختم ہوئی)

۳۰ جون ۱۹۱۷ء

سورہ آل عمران

نواں روزہ

شروع ۵ بجکر ۱۰ منٹ

۲۱۶۔ ان اللہ لا یخفٰی۔ مسیح کا قول قیامت کی گھڑی کی نسبت قابل غور ہے۔

(ب) یصورکم فی الارحام میں بھی الوہیت مسیح کا رد ہے۔

۲۱۷۔ ابتغاء تاویلہ چونکہ ابتغار الفتنۃ آچکا ہے اسلئے ابتغار تاویلہ میں تاویل کے معنے حقیقت سے پھیر دینے کے ہونگے

عیسائی اگر محکم آیات کو بطور اصل قرار دیں۔ تو متشابہات کی بنا پر انسان کو خدا نہ بنائیں۔ جن الفاظ سے عیسائیوں نے دھوکہ کھایا وہی الفاظ بلکہ اس سے بڑھکر حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئے۔ تا یہ دکھایا جائے کہ ان الفاظ کی وجہ سے کسی کو خدا کا بیٹا ان معنوں میں نہیں بنا سکتے۔ جن معنوں میں عیسائی بناتے ہیں۔ متشابہ کے معنے قرآن نے یہ کئے ہیں کہ وہ کلام جو ذو معانی ہو۔ اس کے دو تین محمل ہو سکیں محکم وہ ہے جو ایسی نہ ہو۔ بلکہ قطعی طور پر فیصلہ کن ہو پس جب ایک جگہ کھول کر بیان کر دیا کہ خدا ایک ہے اور اسکی صفات کاملہ میں کوئی شریک نہیں تو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے وہ معنے لینگے جو اسکے مخالف نہ ہوں احیاء موتی خلق طیور کے وہ معنے کرینگے جو محکم آیات وھو یحیی المولی اللہ خالق کل شیئ کے خلاف نہ ہوں۔ محکمات سے مراد اصل احکام اور متشابہات سے ان کے فروعات بھی آسکتے ہیں۔

۳۔ ما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ بعض پیشگوئیوں کے الفاظ ذو معانی ہوتے ہیں۔ اور اصل حقیقت جن میں اس پیشگوئی کا ظہور ہونا ہوتا ہے۔ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اسوقت راسخون فی العلم کہتے ہیں ہم اللہ کے کلام پر ایمان لائے جو اسکے نزدیک منشا ہے ظاہر ہو جائیگا۔ اور اگر احکام کی نسبت ہو تو پھر اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اسکا مطلب اللہ اور راسخون فی العلم جانتے ہیں۔

(۵ بجے ۵۰ منٹ ختم ہوا)

دسواں رکوع

بعد از نماز عصر

۲۱۹۔ واب۔ عادت۔ حالت۔ جد و جہد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۲۰- یرونہم مثلیہم (۱) دیکھتے تھے کافر مسلمانوں کو اپنے سے دگنا (۲) یا ان مسلمانوں سے دگنا (۳) دیکھتے تھے مسلمان کافروں کو اپنے سے دگنا (۴) یا کافروں سے دگنا ان چار معنوں میں سے معنے صحیح ہیں جن کی تائید سورہ انفال سے ہوتی ہے یعنے وہ دگنے تھے مگر مسلمانوں کو کافر دگنے نظر آئے۔

۲۲۱- والملئکۃ۔ ملائکہ کی شہادت یہ ہے کہ انہی لوگوں پر انکا نزول اور تعلق ہوتا ہے جو توحید کے قائل ہیں۔

۲۲۲- فقل اسلمت وجہی للہ یعنے بحث کے بعد جو کچھ بھی ثابت ہو کہ خدا کی طرف سے ہے ہم مان لینگے بعض لوگ ضد میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ جو ہم کہتے ہیں بس اسکے خلاف چاہے کچھ ہو۔ خود خدا آکر کہے یا اس کا رسول ہم نہیں مانینگے۔

۲۲۳- فان اسلموا فقد اھتدوا۔ اگر یہ لوگ اس اصول کو صدق دل سے تسلیم کرلیں کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ثابت ہو۔ مان لینگے۔ تو خدا ان کو ہدایت دیدیتا ہے۔

گیارھواں رکوع

۲۲۴- ویقتلون النبیین۔ النبیین کا مقابلہ کرتے ہیں۔ النبیین سے مراد صرف محمد رسول اللہ ہیں جو اسوقت موجود تھے۔ جامع جمیع کمالات انبیا ہونے کی وجہ سے ایسا فرمایا۔ نیز اسلئے کہ ایک نبی کا انکار کل نبیوں کے انکار کا مستلزم ہے

۲۲۵- نصیبا من الکتب اور کتابیں قرآنمجید کے مقابلہ میں ایک حصہ ہیں اسمیں اشارہ کیا۔

۲۲۶- ما کانوا یفترون۔ بعض انسان پہلے افترا کرتا ہے پھر وہی بات اسکے دلمیں بطور یقین بیٹھ جاتی ہے

۲۲۷- تخرج الحی من المیت۔ مردہ قوموں سے زندہ قومیں نکل آتی ہیں۔ آج جو کسی کے شاگرد ہیں کل استاد نظر آتے ہیں

۲۲۸- لا یتخذ المومنون الکافرین۔ جن دشمنوں کو تباہ کرکے تمہیں ان کا جانشین بنانا ہے انکو اپنا انصار بنانا کیسا اسی لئے دین کے کام میں مدد ان سے مانگنا جائز نہیں

۲۲۹- الا ان تتقوا منہم تقۃ۔ دوستی نہ کرو مگر یہ کرو کہ ان سے اپنی حفاظت رکھو پوری طرح اگر اس سے مراد تقیہ شیعہ والا ہے تو یحذرکم اللہ نفسہ کے کیا معنے ہوئے جو تقیہ کرتا ہے وہ تو کفار سے ڈرتا ہے بجائے خدا سے ڈرنے کے۔ پھر ان تخفوا ما فی صدورکم سے بتایا کہ ان کا خوف دل میں بھی نہیں رکھنا چاہئے چہ جائیکہ اپنے عمل سے ظاہر کرو۔ یعلم ما فی السموات میں بتایا کہ یہ تو ہلاک ہونے والے ہیں پس تم ان سے کیوں ڈرو۔

۲۳۰- امدا بعیدا۔ لمبا زمانہ یا لمبا فاصلہ

۲۳۱- واللہ رؤف یعنی یحذرکم سے یہ وہم نہ ہو کہ اللہ کوئی ڈراونی چیز ہے اس سے صرف یہ مراد ہے کہ اسکے غضب کو نہ بھڑکاؤ

بارھواں رکوع

۲۳۲- امرءت عمران۔ عمران کے قبیلہ میں سے ایک عورت۔

۲۳۳- واللہ اعلم بما وضعت۔ خود اسی امراۃ عمران نے کہا کہ اللہ بھی خوب جانتا ہے کہ جو اس بندی نے جنا۔ پھر کہا کہ جسکام مرد نے کرنا تھا وہ یہ لڑکی کیا کرے گی اظہار حسرت کیا ہے۔ عورتیں خود بخود ایسی گفتگو کرلیتی ہیں (ب) خدا کا قول بھی ہوسکتا ہے خدا نے فرمایا خدا خوب جانتا ہے۔ کہ کس حکمت کی ماتحت اسنے لڑکی دی۔ اور جو مذکر اس بی بی کے ذہن میں تھا وہ اس لڑکی کے برابر نہیں تھا۔

۲۳۴- وضعتہا اس بی بی نے خیال کیا کہ یہ لڑکی دین کی خدمت کے لئے نہ لیجائے گی کیونکہ عام رواج تھا اسلئے اسکی اولاد کے لئے بھی دعا کی مگر آخر بزرگوں نے فیصلہ کیا کہ لڑکی محرر کردی جائے

۲۳۵- المحراب۔ کمرہ میں جو اعلیٰ جگہ بیٹھنے کی ہو۔ عبادت گاہ۔

۲۳۶- قالت ھو من عند اللہ۔ ہمارے سب بچے یہی کہتے ہیں جب کوئی چیز پاتے ہیں کہ اللہ نے دی ہے یہ اعلیٰ تربیت کی طرف اشارہ ہے ایسا پاک کلام سن کر زکریا علیہ السلام کو جوش آیا کہ میرا بھی ایسا بچہ ہوتا جو ایسے نیک خیال رکھتا اسلئے دعا کی

۲۳۷- مصدقا بکلمۃ من اللہ۔ جو کہ مسیح کی تصدیق کریگا۔

۲۳۸- حصورا۔ ہوسوں سے رکنے والا

۲۳۹- نبیا من الصلحین۔ صالحین میں سے تو تو نبی بن جائیگا۔

۲۴۰- رب انی یکون لی غلام۔ انی دعا کا طریق ہے اور اللہ کے احسان کا اظہار کہ ان حالات میں بچہ ہوگا اگر یہ ہو نہیں سکتا تھا۔ ان کے نزدیک تو پہلے دعا ہی کیوں کی تھی۔ قد بلغنی الکبر اسلئے کہا کہ بشارت غلام کی تھی۔ یعنے میں اسے کھیلنے والا یا نوجوان دیکھ لونگا

۲۴۱- رب اجعل لی اٰیۃ اے میرے رب میرے لئے کوئی حکم دیجئے کوئی عبادت مقرر کیجئے تاکہ اس احسان کے سوا رضہ میں شکریہ ادا کرسکوں۔

۲۴۲- بالعشی۔ ابکار سے اسے پہلے فرمایا حالانکہ بعد ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ تسبیح کا تعلق عشی سے ہے۔ کیونکہ تسبیح کے معنے ہیں۔ خدا کو نقصوں سے پاک جاننا اور زوال کے وقت اسکا زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔

منے نیچے پر ختم ہوا

۱۵-

یکم جولائی ۱۹۱۷ء

رکوع تیرھواں

۲۴۳- اصطفک علی نساء العلمین۔ یہ اصطفک ترقی کے لئے آیا ہے پہلے اصطفک سے بتایا کہ ہمنے برگزیدہ کیا اور پاک کیا۔ پھر دوسری عورتوں پر برگزیدہ کیا یہ نسبتی فضیلت بتائی۔ پہلی فضیلت میں دوسری عورتیں بھی شامل ہوسکتی ہیں۔

۲۴۴- اقنتی۔ نام و نمود ترک کرکے گر جانا۔ لربک۔ پس عیسے خدا کس طرح ہوسکتا ہے جو بطن میں تھا اور جس کی وہ خود تربیت کرتی تھی۔

۲۴۵- ذلک من انباء الغیب سورہ قصہ

سلہ میں ابھی ملہم نہیں ہوسکا۔ (المؤلف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں خدا نے یہ بات حل کی ہے کہ ما کنت لدیہم کے کیا معنے ہیں بتایا ہے کہ جس وقت تیری صداقت کے ثبوتوں کی بنیاد رکھی گئی تھی تو وہاں نہیں تھا کہ یہ سامان خود کر لیتا حضرت مریم کے ہاں بے باپ کے بچہ دیا اور نشان ٹھہرایا کہ اب سلسلہ نبوۃ بنی اسرائیل سے منقطع کر کے بنی اسمٰعیل میں لاؤں گا۔

۲۴۶- اذ قالت الملئکۃ - انجیل میں صرف جبرائیل اصل بات یہ ہے کہ جبریل کے ساتھ اور تائیدی فرشتے بہت ہوتے ہیں۔

۲۴۷- بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم - نام تو عیسیٰ (یسوع ہے) مگر اس کے ساتھ مسیح اور ابن مریم بھی فرمایا۔ پس الہام میں حضرت مسیح موعود کو غلام احمد کہنا یہ نہیں بتاتا کہ آپ کا اصل نام احمد ہی تھا۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ نے مسیح ہونے کا دعویٰ ۳ سال بعد کیا پس جو کہتے ہیں حضرت صاحب اگر نبی تھے تو پہلے کیوں محدث کہلاتے رہے (ب) کلمہ کے معنے رسالت وحی یعنے اپنی خاص وحی سے خبر دیتا ہے (ج) کلمہ کے معنے خدا۔ اپنے ایک نشان کی خبر دیتا ہے اور انبیاء کو آیات قرآن مجید میں کہا گیا ہے (د) تدبیر یعنے یہود کو تنبیہ کرنے کے لئے مسیح کو تکلیف کے طور پر اختیار کیا (ہ) عذاب یعنے عذاب جو قطع سلسلہ نبوت بہ سلسلہ بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوا

(و) بشارت

۲۴۸- ومن المقربین بعض لوگ مقرب ملائکہ سے خاص سمجھتے ہیں حالانکہ عینا یشرب بہا المقربون آیا ہے اولئک ھم المقربون بھی آتا ہے۔

۲۴۹- فی المھد وکھلا اسمیں بتایا کہ بچپن اور بڑھاپے میں ومن الصلحین تھے اور نیک باتیں کرتے یہ نہیں کہ پہلا یا پچھلا زمانہ جھوٹ میں گذرا ہو فی المھد کہنے میں مریم کی ربیت بھی ہے اگر مریم برے خیال کی ہوتیں تو بچہ جو انہی کی زیر تربیت تھا ایسی نیک باتیں کیسے کرتا

۲۵۰- کذلک اللہ - کذلک لعیسیٰ کی نسبت نہیں بلکہ اپنی کلام کی نسبت فرمایا کہ تم تو انی یکون کہتی ہو مگر اسی طرح ہوگا جیسے مینے کہا

۲۵۱- ویعلمہ الکتب - کتابت (ب) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کتاب و حکمت بشکی تشریح میں تورات و انجیل فرمایا

½ ۵ بجے ختم ہوا۔

بعد از نماز عصر ۶ بجے

۲۵۲- اذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر خلقا کالخلقہ فتشابہ علیہم الخلق نے رد کر دیا ہے ان لوگوں کا جو چمگادڑ وغیرہ حضرت عیسےٰ کی پیدائش سمجھتے ہیں۔ پس یہاں خلق کے اور معنے لینے پڑینگے (عیسائی بھی اس خلق کو جو موسوی کہتے ہیں اپنی کتابوں میں نہیں پاتے۔

خلق کے معنے تجویز کرنا پس معنی یہ ہوئے کہ جو طبعی صفات (فرمانبردار) انسان ہیں جنمیں مادہ پروانہ ہے استعداد ترقی ہے میں کلام الٰہی سنا کر انہیں ملہم پروفا انسان بنا دیتا ہوں حضرت صاحب نے کشف میں دیکھا مینے نیا آسمان نئی زمین بنائی۔ یہ تغیر خاصہ نبوت ہے

۲۵۳- وابرئ الاکمہ والابرص - اکمہ و ابرص کی نسبت یہود قطعی تعلق کر لیتے تھے حضرت عیسےٰ نے ان کو ساتھ ملا دیا۔ (ب) اچھا کرتا ہوں اندھرائے والے کو (مادر زاد اندھا کوئی بیماری تو نہیں) اور برص والے کو امت محمدیہ میں کئی ایسے ہیں جنھوں نے دعا سے ایسے مریضوں کو اچھا کیا (ج) زندہ کرتا ہوں میں مردوں کو جس قسم کا زندہ کرنا بعض مفسرین نے لکھا ہے وہ تو خدا سے خاص ہے مردوں سے مراد بے ایمانوں کو ایمان کی زندگی دینا قرآن مجید میں میت کافر کے لئے آیا ہے۔

یہ کام سب انبیاء کرتے ہیں مگر حضرت عیسےٰ پر اعتراض تھے اسلئے ان کے لئے خصوصیت سے ذکر کیا۔ دوم باب یسعیاہ میں پیشگوئی ہے کہ وہ تمثیلوں میں کلام کریگا پس قرآن نے لفظاً تو وہی رکھے اور معنوں کی تشریح کر دی کہ ان سے خدائی کا ثبوت نہیں ملتا یہ متشابہات ہے ان کے معنے محکمات سے کرو۔

(د) وانبئکم بما تاکلون - یہ تو آداب مجلس کے بھی خلاف ہے کسی سے کہنا کہ تم دال کھا کے آئے ہو یا چاول پس اس آیت کے کچھ اور معنے چاہئیں جو یہ ہیں کہ میں آگاہ کرتا ہوں تمہیں ان چیزوں سے جو تم کھاؤ یعنے حلت و حرمت کے احکام کیونکہ توریت کے احکام میں بہت گڑبڑ علماء نے کر دی تھی اسلئے وہی تورات کے احکام صحیح بیان کئے۔ تدخرون بھی اسی کے متعلق ہے۔

۲۵۴- حرم علیکم - جو لوگوں نے حرام کر لئے تھے یا تورات کے علاوہ حرام کئے گئے تھے یہود اس کے بھی قائل تھے کہ ملاکی نبی کے بعد نبی نہیں گویا نبوت حرام کر دی۔ مگر عیسےٰ نے کہا میں نبی ہو کر آیا تمہارے حرام کو حلال کرتا ہوں۔

۲۵۵- نحن انصار اللہ - نبی پہلے صرف عام دعوت کرتا ہے اور ایک جماعت ساتھ ملاتا ہے پھر اس کے بعد بیعت کا اعلان کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے پہلے براہین لکھی اکثر ساتھ ہوئے پھر اعلان بیعت کیا۔ اسی طرح جب نبیوں کی جماعت کی مخالفت ہوتی ہے اور ان پر کفر کا فتوے لگتا ہے تو پھر وہ اپنی جماعت کو الگ کر لیتے ہیں (فلما احس عیسیٰ منہم الکفر الآیۃ) حضرت صاحب نے بھی ایسا ہی کیا۔

چودھواں رکوع

۲۵۶- انی متوفیک - جب یہود نے صلیب پر چڑھا کر مارنے کا قصد کیا اور یہ تجویز کی کہ ملعون ثابت کریں تو فرمایا میں تجھے طبعی موت سے ماروں گا پھر تو انبیاء کی طرح مرفوع فی الدنیا والآخرہ ہوگا (نہ کہ ملعون) اور کافروں کے اعتراضوں سے تیری بریت کر دونگا۔ چار وعدے اللہ نے فرمائے جس ترتیب سے آئے ہیں۔ اسی ترتیب سے پورے بھی ہوئے۔ اگر رافعک کو اپنی جگہ سے اٹھائیں تو ساری آیت کے معنے بگڑ جائینگے کیونکہ پھر متوفیک کہاں رکھینگے کیونکہ مطہرک کا وعدہ بھی پورا ہو چکا ہے اور جاعل الذین اتبعوک بھی تو اسکے بعد الی یوم القیمۃ کے بعد متوفیک رکھنا پڑیگا اور یہ بالبداہت باطل ہے۔

۲۵۷- الذکر الحکیم - الذکر قرآن کریم کا نام دوسری جگہ آیا ہے حکیم اسلئے کہ حکمت سے پُر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فیصلہ کرتا ہے۔

۲۵۸۔ کمثل آدم۔ آدم سے آدمی ہے یعنی وہ بھی آدمیوں سے ایک آدمی ہے (البشر مثلکم) آدمی مٹی سے پیدا کئے جاتے اور خدا کے حکم سے روح ڈالی جاتی ہے۔

۲۵۹۔ فمن حاجک یہ دلیل ہے اسبات کی کہ فلا تکن من الممترین۔ نبی کریم صلعم کے لئے نہیں کیونکہ حضور تو یقین کے اس مرتبہ پر ہیں کہ انہیں مباہلہ کے لئے دعوت دینے کو فرمایا۔ ۷ بجے

۲ر جولائی ۱۹۱۷ء

پندرہواں رکوع

۲½ بجے شروع

۲۶۰۔ قل تعالوا الیٰ کلمۃ۔ اس سے بعض سمجھتے ہیں کہ انہیں صلح کے لئے بلایا ہے کچھ ان کی مانی کچھ اپنی منوائی یہ غلط ہے کیونکہ جن کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ ان سے صلح کیسی صلح تو اسی پر موقوف ہے کہ جن عقائد کی بنا پر ان سے جھگڑا ہے ایسے چھوڑ دیں۔ قرآن کریم نے صریح طور پہ ان کے عقاید کو شرکانہ قرار دیا ہے پھر اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ عیسائی عیسائی رہ کر امر مشترک میں مسلمانوں سے ملجائیں۔ اور ملکر کام کریں تو پھر ہرقل عظیم الروم کو سید نا محمد رسول نے خط میں یہ کیوں لکھا ادعوک بدعایۃ الاسلام × × قل یا اھل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم۔

پس صحیح معنے اس آیت کے یہ ہیں کہ تم اصولاً توحید کو ایک تسلیم کرتے ہو۔ لیکن تفصیلات میں اور اعمال میں اسکے خلاف ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ضروری کہ تمام جھگڑوں کا فیصلہ اصول مسلمہ کے مطابق کرو۔ اور بات وہی مانیں جو خدا سے ثابت ہو۔ کیونکہ اسی کی فرمانبرداری کرنی چاہئے اسکے سوا رہبان و احبار کی طرف سے جو کہا جائے وہ قابل تسلیم نہیں

۲۶۱۔ حاجتم فیما لکم بہ علم۔ آگے تمہاری قوم علم کی بنا پر بحث کرتی رہی ہے اگر آج اپنی مشہور روایات کے خلاف کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہو۔

۲۶۲۔ واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ایک طرف تو کہتے ہو کہ یہودی مذہب وہ ہے جو حضرت موسیٰ لائے اور عیسائی مذہب عہد جدید ہے اس سے پہلے نہ تھا اور ادھر ابراہیم کو یہود یا عیسائی بناتے ہو۔ یہ کہکر ابراہیم بھی کفارہ پر ایمان لاتا تھا وغیر ذالک

سولھواں رکوع

۲۶۳۔ ان یؤتی احد۔ ھدی اللہ کیا ہے؟ یہ کہ دیا جائے کوئی شخص وہی جو تم دیئے گئے یعنی وحی والہام (پس اسے مان لینا چاہئے) اور اگر لوگوں نہیں مانتے تو پھر کوئی الٰہی دلیل پیش کرو۔ کہ اسکے رو سے بحث ہو جائے۔

(ب) تحقیق ہدایت وہ ہے جو اللہ کی طرف سے آئے

(ج) نہ مانو اگر کوئی کہے کہ مجھے دیا گیا وہی جو تم دیئے گئے یعنی کسی کے الہام کا دعویٰ جب تک وہ تم سے نہ ہو ورنہ وہ تم سے بحث کرکے غالب آئیگا۔ قل ان الھدیٰ ھدی اللہ بطور جملہ معترضہ ہے کہ تبع دینکم غلط ہے کیونکہ جو بات خدا کی طرف سے آئی وہی ہدایت ہے پس تبع دینکم کی نہ ٹھہری

۲۶۴۔ لیس علینا فی الامیین سبیل یعنی امیوں کی حق تلفی کا کوئی گناہ نہیں اب تو بعض عیسائی اسلام اہل کتاب کا مال کھا جاتے ہیں گناہ نہیں مانتے

۲۶۵۔ ربانیین۔ رب کے ساتھ تعلق رکھنے والا مصلح منتظم۔ امیر۔ امیر جو فساد ڈالنے کے واسطے نہیں۔ مذہب بگاڑنے کے واسطے نہیں بلکہ کتب سکھانے اور دین کا صحیح علم دینے کے لئے۔

سترھواں رکوع

۲۶۶۔ میثاق النبیین۔ اللہ نے لیا وہ عہد لوگوں سے جو نبیوں کی معرفت لیتا آیا ہے (وہ عہد جو انبیاء لیتے آئے ہیں)

۲۶۷۔ مصدقا لما معکم۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

۲۶۸۔ لا نفرق بین احد منھم۔ ماننے کے لحاظ سے فرق نہیں کرتے۔

۲۶۹۔ کیف یھدی اللہ قوما۔ جو وجہ انہار ایمان لائے اور آخر پر منکر ہو گئے۔

۲۷۰۔ واصلحوا۔ نہ صرف اس دیہ سے باز آئیں بلکہ لوگوں میں بھی وہ نیکی پھیلائی (ب) اور توبہ انکی قبول نہ ہوگی جو کفر کو چھوڑتے نہیں اور زبان سے توبہ توبہ کرتے ہیں دراں حالیکہ وہ کفر میں بڑھتے جاتے ہیں۔ ۵ منٹ ۵ بجے ختم (تیسرا پارہ ختم ہوا)

پارہ چہارم

پہلا رکوع

بعد از نماز عصر

۲۷۱۔ کل الطعام۔ کھانے میں سب کا سب انہوں نے اعتراض کیا تھا کہ لبیوں کے اتباع کا دعوے اور سب کا سب گوشت کھاتے ہو۔ جیسا کہ بعض نبیوں نے نہیں کھائی۔ فرمایا کہ گوشت سب کا سب ہی حلال تھا۔ وہ حصہ بنی اسرائیل نے اپنے نفس کے لئے کسی وجہ سے ترک کر دیا۔ بنی اسرائیل نے غلطی سے اسے حرام سمجھ لیا۔ اسرائیل کا واقعہ توریت سے پہلے کا ہے اسوقت اگر حرام بھی ہو۔ تو بھی ہمپر الزام نہیں کیونکہ اسکے بعد توریت میں حرام نہیں۔ اس قسم کے تغیرات ہوتے رہتے ہیں ہمنے تو خدا کا حکم دیکھنا ہے

۲۷۲۔ ان اول بیت وضع للناس۔ اگر سب سے پہلے جنکا اتباع کرنا ہے تو پھر کعبہ سب سے قدیم ہے۔ اور معبد ہے پھر تم بیت المقدس کو کیوں قبلہ بنا لیا۔ اگر کہو خدا کے حکم سے تو اسی طرح حلت وحرمت کا مسئلہ ہے اس نے نس کو حلال کیا تو حلال مان لیا گو اس سے پہلے حرام سمجھی جاتی ہو

۲۷۳۔ تبغونھا عوجا جو ایمان لاتے ہیں۔ انہیں تم رستہ سے پھیرنا چاہتے ہو

دوسرا رکوع

(ھا۔ اھلھا)

۲۷۴۔ واعتصموا بحبل اللہ۔ حبل اللہ کے ذریعے اپنی جانوں کو بچاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے یا تو بلند جگہ پر چڑھنے کے لئے پھینکے جاتے ہیں یا طغیانی سے کھینے کے لئے ایسی طوفان ضلالت سے بچانے کے رسول اللہ حبل ہے اور اوپر چڑھانے کے لئے قرآن کریم بھیجا ہے۔ حبل اللہ سے مراد ہر ایسا انتظام جن سے خدا تفرقہ سے بچاتا ہے پس خلفاء ہی حبل اللہ ہیں (ب) جمیعًا اسلئے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کلام اللہ کو مان لیا رسول کی کیا ضرورت ہے یا رسول کی بیعت کر لی اب خلفاء کی بیعت کی کیا ضرورت ہے یہ نئے داخل ہونے والوں کے لئے ہے فرمایا کوئی استثنا نہیں سب حبل اللہ کو پکڑو۔

۲۷۵ — یدعون الی الخیر۔ الخیر سے مراد اسلام ہے جو اسلام لائے ان کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہیں فرمایا تم آگ کے گڑھے پر تھے خدا نے تمہیں بچایا۔ اب تم دوسرے لوگوں کو آگ سے بچانے کی کوشش کرو۔ آپس میں لڑائی اس وقت شروع ہوتی ہے جب بیرونی دشمن سے جنگ نہ رہے اسلئے بھی دعوت الی الخیر کا کام جوش سے کیا جائے۔

تیسرا رکوع

۲۷۷ — خیر امۃ۔ سب اچھی امت یا امتوں میں سے اچھی امت

۲۷۸ — وتؤمنون باللہ۔ تامرون بالمعروف کے بعد تؤمنون باللہ میں یہ بتایا ہے کہ صرف لوگوں ہی کی بھلائی کی طرف نہ بلائیں بلکہ خود بھی اس پر یقین رکھتے ہوں الفاظ پر عمل نہ ہوں

۲۷۹ — حبل من الناس۔ دوسرے لوگوں کا مذہب قبول کر کے بچ سکینگے۔ یہودی۔ عیسائی ہو جائیں تو ہر عزت نہ جاتی ہے۔

۲۸۰ — بطانۃ۔ اہل الرجل و خاصۃ

۲۸۱ — لا یالونکم۔ نہیں کمی کرتے فساد کرنے میں خیانت میں نہیں چوکتے۔

۲۸۲ — محیط۔ جب بالکل تباہ کر دیتا ہو۔ تو احاطہ کر لیتے ہیں سے

۴ر جولائی ۱۹۱۷ء

چوتھا رکوع

۲۸۳ — من فورھم۔ بغیر ٹھہرنے کے یعنے اگر معمولی حالت میں آئیں تو یہ تین ہزار ملائکہ اور اگر وہ بغیر مہلت دیئے ٹوٹ پڑے تو خدا کی مدد وہ ہزار تک بڑھ جائے گی۔

۲۸۴ — مسومین۔ عبادت کرتے ہوئے

۲۸۵ — لیس لک من الامر شیٔ لیقطع طرفا وعدہ وغیرہ خدا سے ہے۔ کام خدا کریگا تیرا اپنا اسمیں کوئی دخل نہیں۔ او یعذبھم الا ان خدا نے انہیں کاٹ دینے یا ذلیل کرنیکا ارادہ فرمایا ہی یہانتک کہ (الا ان تو یکہ خدا ان کی توبہ قبول کرے یا عذاب میں مبتلا کرے

پانچواں رکوع

۲۸۶ — واتقوا النار۔ ڈرو اس لڑائی سے جسمیں سود خوار تو ہمیشہ شامل ہونگی۔ پیشگوئی ہے۔

۲۸۷ — وضعفا۔ قیمت اسکی ٹھن چاندی سونے پر بولا جاتا ہی جینے کے مقام پھیر ہو۔ تو عرض ہو لینگے تم تو اس دھوکہ میں ہو کہ بغیر سود کے کام نہیں چلتا تجارت نہیں ہوتی مگر یہ غلط ہی آخر مومن وہ کچھ پا سکتا ہے کہ زمین و آسمان کا سب مال و زر اسکے مقابل ہیچ ہے۔

۲۸۸ — والعافین عن الناس۔ غصہ پی کر پھر اسے دل سے نکال دیتے ہیں یاد بھی نہیں رکھتے بلکہ بجائے سزا کے احسان کرتے ہیں

۲۸۹ — سنن۔ شریعتیں مذاہب

فسیروا فی الارض مسلمانوں نے آرجیا نوجی کے علم کو چھوڑا تو مخالفین کے اعتراضوں کے نشانے بن گئے

۲۹۰ — ان یمسسکم القوم قرح مسئلہ۔ دوسرے مقام پر یرجون من اللہ مالا یرجون فرما کر بحث اٹھائی

۲۹۱ — ولیمحص جب انسان کے لئے آئندہ کے سنے ہوتے ہیں۔ اسکی محنت کا بدلہ اسے دینا اسکی حالت کو ظاہر کرنا

۲۹۲ — تمنون الموت۔ اسباب الموت۔ جنگ ہمنے جنگ سفر نہیں کی تھی اور تمنے اپنے اخلاص کے جوش میں چاہی اور اب تم اسے دیکھ رہے ہو پس ہمت مکھاؤ۔ (۵ — ۵ ختم)

چھٹا رکوع

بعد از نماز عصر — ۴ بجے ۵ بجے شروع

او قتل۔ یہاں تو یہ فرمایا کہ اگر قتل ہو جائے یہ رسول تو کیا تم مرتد ہو جاؤ گے۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اسکی توفیق کیونکر ہے۔

ایک جواب تو یہ ہے کہ رسول کریم کے شہید ہو جانے سے اگر کوئی اسلام چھوڑے تو چھوٹے مگر ان کے موجودہ جھوٹے مذہب تو سچے نہیں ہو جائینگے۔ شرک تو بہر حال شرک اور برائی رہیگا۔ پس اگر بالفرض ایسا ہو بھی جائے تو اس سے خود ان کے مذاہب باطلہ سچے نہیں ہو جائینگے کہ ان میں لوٹ کر پھر داخل ہونا جائز ہو۔ (دوم) کسی نبی کا قتل نہ ہونا ان کی صداقت کے ان دلائل سے نہیں کہ جن کے نہ پایا جانے کی صورت میں صداقت ثابت ہی نہ ہو سکے بلکہ یہ ایک زائد دلیل ہی جو بطور انعام ہے پس جب اور بیسیوں دلائل موجود ہیں تو ایک دلائل میں فرق ہونے سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول جھوٹا ہے کیونکہ اور تمام دلائل جن سے دیگر انبیاء کی نبوت ثابت کیجاتی ہے اس میں موجود ہیں پھر لو تقول علینا والی آیت جس وقت پیش کی گئی اس سے پہلے ابتدا دعوے سے جس قدر مدت گذری ہے وہی صداقت کے لئے کافی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ ۱۳ سال کیونکہ آیت مکی ہے ۲۳ سال تک زندہ رہنے والا مدعی وحی نبوت ضرور سچا ہوتا ہے مسلمانوں کے مقابل میں ہم آخری مدت پیش کرتے ہیں اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ دلیل صداقت لو تقول میں یہ نہیں کہ سچے نبی کو ضرور ۱۳ سال زندہ رہنا چاہئے اس طرح کئی جھوٹے ثابت ہونگے بلکہ یہ فرمایا کہ ۱۳ سال تک بعد از دعوی نبوت کامیابی کے زندہ رہنے والا ضرور سچا ہے پس جب ۱۳ سال گذر گئے تو اسکے بعد قتل ہو جانے سے بھی او قتل اور لقطعنا منہ الوتین میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔

ساتواں رکوع

۲۹۴ — منکم من یرید الدنیا۔ دنیا سے مال غنیمت مراد نہیں بلکہ یہ کہ بعض انمیں سے جنہیں یہ سمجھتے تھے کہ ہم غزوہ میں شامل ہونے والوں سے سمجھے جائینگے فرمایا یہ بھی ایک نبوی خیال ہے۔ تم کو حکم کی تعمیل کرنی ہے اور بس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دریابوری کے استدلال پر جرح

مولوی عطاء اللہ صاحب دریابوری (کشکی) کا مضمون جو اہلحدیث مورخہ ۱۳ ستمبر بعنوان "اسمہ احمد" شائع ہوا تھا پڑھا اور اچھی طرح پڑھا۔ چند استدلال فاسدہ دیکھکر میں مجبور ہوا کہ ان کا جواب لکھوں۔ مولوی صاحب نے ادھر ادھر مارتا پاؤں مار کر یہ کوشش کی ہے کہ کسی طرح اسمہ احمد والی پیشگوئی حضرت مرزا صاحب پر صادق نہ آوے لیکن آفتاب پر تھوکنے سے تھوک الٹ کر منہ پر پڑتا ہے جن اعتراضوں کو انہوں نے پیش کیا ہے وہی اعتراض انہی پر پڑتے ہیں معمولی غلطیاں تو نیر قابل عفو ہو سکتی ہیں لیکن اہم غلطیوں کے وقوع میں آنے کی توقع مولوی صاحب سے نہ تھی اور ہرگز نہ تھی۔

جاء ماضی سے استدلال کرتے کرتے آپ نے یہ لکھا کیا مراد ہے؟ کہ جاء جو فعل ماضی ہے اور جس کا فعل احمد ہے یہ فعل اس بات پر دال ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب قرآن سے بالکل ناواقف ہیں یا اس آیت پر فطن المتغابی بنتے ہیں قرآن شریف میں کئی جگہ ماضی کا صیغہ بولکر استقبال مراد لیا گیا ہے تاکہ آئندہ زمانہ میں ہونے والے واقعات ہونے والے ہیں۔ ان میں کوئی شک و شبہ نہ ہے جسطرح جو واقعہ گزر چکا ہے اس کے وقوع کا کوئی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی سنت ہے کہ آئندہ آنے والے واقعات کا ذکر ماضی کے صیغہ میں بیان کرتا ہے تاکہ اس بات کی دلیل ہو کہ آنے والا واقعہ ایسا یقینی اور پکا ہے کہ گویا کہ آسمان سے آچکا ہے قرآنی آیت اس بات کی شاہد ہیں چنانچہ اسی آیت اذ قال اللہ یعیسیٰ الآیۃ کو لے لیجئے کہ واقعہ قیامت کے دن پیش آنیوالا ہے اور جس کا ترجمہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث نے بھی یوں کیا ہے کہ "مسیح کو قیامت کے دن خدا کہیگا" اب دیکھئے یہاں بھی ماضی کا صیغہ (قال) ہے اور اس کا فاعل اللہ ہے لیکن اس آیت کو قیامت کے دن پر محمول کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک اور آیت "ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار" ہے یہاں بھی ماضی کا صیغہ ہے اور واقعہ قیامت کے دن کا بیان کیا جاتا ہے جو آنے والا ہے۔ ایسا ہی "نادیٰ اصحاب الجنۃ" والی آیت بتا رہی ہے کہ ماضی کا صیغہ بولکر استقبال مراد لیا جا سکتا ہے چونکہ ان واقعات مذکورہ میں لوگ شبہ کر سکتے تھے اسلئے خدائے حکیم نے ماضی کا صیغہ رکھکر یہ بتا دیا کہ نہیں یہ واقعہ یقینی اور قطعی ہے کوئی شک کی گنجائش نہیں اور ایسا یقین ہے کہ گویا ہو ہی چکا اگر متنازع فیہ صیغہ کا ترجمہ یہی کر لیا جائے تو کونسا گناہ لازم آتا ہے حالانکہ قرینہ بھی ساتھ ہے۔ دوم مفسرین نے جاء سے عیسےٰ بن مریم کا آنا مراد لیا ہے۔ اس صورت میں آپکا اعتراض ہم پر نہیں ہو سکتا

سحر مبین کی تشریح آگے چلکر مولوی صاحب نے سحر مبین پر جرح کی ہے تحریر فرماتے ہیں کہ کفار کا وغیرہ کا اطلاق سحر معاذ اللہ قرآن مجید پر اور ساحر کا ذات اقدس و مطہر جناب رسول اکرم پر کرنا قرآن مجید سے ثابت ہے بخلاف مرزا صاحب آنجہانی کے کہ ابتداء دعاوی باطلہ تا دم مرگ کسی نے نہ ان کو ساحر کہا اور نہ ان کی تصنیفات معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب سحر کے معنی سے بالکل بیخبر ہیں کیونکہ اگر ان کو سحر کے معنی کا پتہ ہوتا تو ہرگز اس قسم کا استدلال اور پھر اسکے ذریعہ سے اعتراض نہ کرتے سحر جھوٹ کو بھی کہتے ہیں چنانچہ قرآن شریف اس کی تائید کرتا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ لئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین۔ یہاں سحر کے معنے سوائے جھوٹ کے اور کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ آئندہ کے متعلق خبر دینے کا نام جادو ہے بعث بعد الموت کی خبر دینا جادو ہے یا جھوٹ لامحالہ ماننا پڑیگا کہ یہاں سحر سے مراد جھوٹ ہے ایسا ہی سورہ صفت میں آتا ہے "وقالوا ان ھذا الا سحر مبین ء اذا متنا وکنا ترابا وعظاما ء انا لمبعوثون" یہاں بھی سحر کے معنی جھوٹ کے ہیں سورہ زخرف میں بھی ایسا ہی آیت آتی ہے اور وہ یہ ہے "ولما جاءھم الحق قالوا ھذا سحر مبین ء وانا بہ کافرون۔ وقالوا لولا نزل ھذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم ء ان آیات سے معلوم ہوا کہ سحر کے معنی علاوہ اور معنی کے جھوٹ کے بھی ہوتے ہیں چونکہ سحر کا اطلاق اردو میں صرف جادو پر ہوتا ہے اسلئے مولوی صاحب سمجھے چونکہ مرزا صاحب کو کسی نے جادوگر نہیں کہا یا آپ کی تصنیفات کو جادو قرار نہیں دیا اسلئے وہ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہیں۔ جناب من! عربی زبان جو ایک وسیع زبان ہے اسمیں ایک لفظ کے کئی کئی معنے ہو سکتے ہیں اسکو اردو پر قیاس کرنا درست نہیں۔ سحر کے معنی جادو کے بھی ہیں اور جھوٹ کے بھی ہیں۔ ہی یہ بات کہ حضرت مرزا صاحب کو کسی نے جھوٹا کہا ہے یا نہیں؟ سو اسکے لئے آپکا وجود نامسعود ہی کافی ہے اور مزید تحقیقات کے لئے آپ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی شیخ الکل کا مضمون جو اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ نمبر ۵ میں ہے مطالعہ کر لیجئے جہاں پہ صاحب موصوف نے سید نامرزا صاحب کی نسبت گالی رگلوچ سے کام لیا ہے۔ نیز اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ کا مطالعہ کریں جہاں آپکے ہمخیال مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہاں انہوں نے نحوی رملی جعفری وغیرہ الفاظ مرزا صاحب کی نسبت لکھتے ہیں اسی طرح مولوی عبداللہ چکڑالوی صاحب نے اپنی دو تول تفسیروں میں آیت یعلمون الناس السحر کے نیچے نوٹ لکھتے ہوئے ہاروت و ماروت کیساتھ حضرت مرزا صاحب کو تشبیہ دی ہے اور وہ خود ہاروت و ماروت کو جادوگر سمجھتا ہے اسکے بعد میں آپ کو حدیث کی طرف توجہ دلاتا ہوں دیکھئے حدیث من تعلم بابا من النجوم تعلم بابا من السحر کو یعنے جس نے ستاروں کے علم کا کوئی حصہ پڑھا اس نے سحر کا کوئی حصہ پڑھا۔ یا نجومی کو ساحر قرار دیا گیا ہے کیونکہ علم نجوم کا پڑھنا سحر کا پڑھنا ہے تو معلوم ہوا کہ نجومی ساحر بھی ہوتا ہے اسکے بعد آپ دیکھئے وہ حوالہ جس کو میں ابھی بیان کر آیا ہوں۔ (اشاعۃ السنۃ جلد ۱۶ میں محمد حسین صاحب کا قول) ایک دوسری حدیث کی طرف توجہ فرمائیں۔ جو ان من البیان لسحرا ہے یعنے بعض بیان سحر ہوتے ہیں اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے ملک یعنے سونگھڑہ کے متعصب غیر احمدیوں نے اپنے نوجوان عزیزوں کو حضرت مرزا صاحب کے کتب کا مطالعہ کرنے سے روک دیا ہے کہ اس میں جادو کا اثر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد اسماء صفات میں سے

اب لیجئے اسمہ احمد کو جس پر آپ نے بڑا زور دیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ احمد بھی ایک اسم اسماء صفات میں سے ہے کیا کہیں بھی تو ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت کا نام ماحی۔ حاشر عاقب۔ احمد وغیرہ اسماء صفاتی ہیں نہ کہ علم۔ کیونکہ آپ کے والدین نے آپ کا نام احمد کہا ہے نہ آپ کے دیگر اقربا نے۔ ہم قرآن کریم میں جس کی صفات یفسر بعضہ بعضا ہے آپکا نام احمد نہیں پاتے۔ جہاں کہیں خدا نے آپ کو مخاطب کیا ہے محمد ہی کے نام سے مخاطب کیا ہے کہیں بھی آپ کو احمد کے نام سے موسوم نہیں کیا گیا۔ اگر خدا تعالےٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق نبی کریم کی ذات بابرکات کو ہی بنانا منظور تھا۔ تو خدا ضرور کسی نہ کسی جگہ آپ کو احمد کے نام سے موسوم کرتا۔ تاکہ آنیوالوں کے لئے دقت نہ ہو۔ جب خداوند ذوالجلال نے کہیں بھی آپکو احمد کے نام سے مخاطب نہیں کیا تو معلوم ہوا۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق آپ نہیں ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیجئے ما محمد الا رسول ملکان محمد ابا احد من رجالکم۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار وغیر ذالک۔

رہی حدیث اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث محمول ہے بعثت ثانیہ پر جس کا ذکر سورہ جمعہ میں آتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ آپ کی پہلی بعثت جلالی تھی اور دوسری جمالی سو ضروری تھا کہ خدا تعالےٰ احمد کے نام لو جو آپکے اسمائے صفات میں سے ہے پورا کرنیکے لئے احمد کو بھیجا۔ چنانچہ جا بجا اسکو احمد کے نام سے مخاطب کیا۔ مسیح موعود کے الہامات کثرت سے ہیں جن میں ان کو احمد کے نام سے خدا نے موسوم کیا ہے اور نیز والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا ہے تا اشارہ اس عبودیت کی طرف جو اس درجہ کی مقتضی ہے جیسا کہ نبی کریم عبدہ کہنے۔ نیز نام غلامی اضافی ہے۔ نام کا اصل جز احمد ہی ہے پس ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ مولوی صاحب نے اپنی بات کی تصدیق کے لئے بعض تفسیروں کا حوالہ پیش کیا ہے ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ جس طرح معالم التنزیل والے نے آپکے قول کی تائید کی ہے ایسا ہی دوسرے مفسرین نے بھی آپکے تخصیص کو اڑا دیا ہے۔ بلکہ ایک صورت سے ہماری تائید کی ہے دیکھئے تفسیر تبصیرۃ الرحمٰن صفحہ ۳۲۹ جلد دوم میں لکھا ہے قالوا ھذا اشعر مبین اذ لا یظھر المعجزات علی ید الخ پھر دیکھئے مدارک التنزیل مطبوعہ مصر صفحہ ۳۷۲ میں فلما جاءھم کے متعلق لکھا ہے عیسیٰ او محمد پھر دیکھئے فتح البیان صفحہ ۳۳۶ فلما جاءھم عیسیٰ۔ وقیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر اخیر میں لکھتا ہے الاول اصح۔ دیکھئے تفسیر والوں نے جن پر آپکا ناز تھا صاف لکھدیا ہے کہ اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ یا مراد محمد صلعم ہیں جب آپکے مفسروں نے احتمال پیش کیا ہے پھر اب تخصیص کرنے والے کون ہیں آپنے فرمایا ہے اس آیت کے بعد جتنی آیتیں ہیں وہ نبی کریم کو اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہراتی ہیں یہ دعوےٰ بے دلیل ہے کیا اچھا ہوتا کہ آپ خود ہی ان آیات کی تشریح فرما کر ان کو نبی کریم کی ذات مبارک پر چسپاں کر کے دکھلا دیتے اور بالخصوص وادعوا الی الاسلام کی تشریح فرما کر چسپاں کرتے کہ آنحضرت تو داعی الی الاسلام تھے نہ کہ مدعو الی الاسلام۔ پس وہ کیونکر اس پیشگوئی کے مصداق ہو سکتے ہیں۔

بشارت عیسےٰ کی حقیقت

رہی بشارت عیسےٰ والی حدیث لیجئے اب اسکی حقیقت بھی آپ کو بتا دیتا ہوں اگر آپ کو کچھ بھی شک نہیں کہ آپ دعوت ابراہیم تھے اور آپ نہ آپکا اور نہ ہمارا اختلاف ہے۔ بشارت عیسےٰ والی حدیث شکا آپ اسمہ احمد والی پیشگوئی پر چسپاں کرتے ہیں۔ حالانکہ مذکورہ بالا قرائن سے یہ بات غلط ہے کہ آنحضرت صلعم اسکے مصداق ہیں۔ ہاں آنحضور کا قول مبارک بھی بالکل صحیح و برحق ہے۔ چنانچہ ہم جب قرآن کریم پر نظر ڈالتے ہیں تو حضرت عیسےٰ کی ایک اور پیشگوئی بھی کریم کے متعلق پاتے ہیں۔ پس آنحضور اسی کے مطابق مبعوث ہوئے ہیں اور وہ آیت الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل الآیۃ ہے اسکے مطابق انجیل میں "وہ نبی" والی پیشگوئی ہے اور مسیح کے عود العود احمد والی پیشگوئی الگ ہے۔

لا نبی بعدی سے کیا مراد ہے؟

انا العاقب الذی لا نبی بعدی سے مراد مسیح موعود خدا کے نبی تھے اور یہ حدیث بھی بالکل صحیح ہے ان دو متضاد باتوں کی تطبیق یوں ہے۔ کہ کوئی شخص بغیر نبی کریم کی اطاعت کے اور بغیر آپ کی محبت میں چور اور فنا ہونے کے اور بغیر آپ کی شریعت پر عمل کرنے کے مستقل طور پر نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ اسلئے ہے کہ تا آنحضرت صلعم کی عزت افزائی ہو۔ اور افضل الرسل کی شان بلند ہو۔ براہ راست کوئی نبی آپکے بعد نہیں ہوگا اور نہ کوئی نئی شریعت کا لانیوالا ہوگا۔ تشریعی نبی کا دروازہ بالکل بند ہے اور ایسی نبوت بھی بند ہے جو بغیر محمد صلعم کی محبت میں فنا ہونے کے حاصل ہو۔ ہاں ایک قسم کی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ اور وہ امتی نبی کا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کہے فلاں شخص اپنے فن میں اتنا ماہر ہے کہ اسکے شاگرد بھی اپنی اپنی جگہ ایک کامل استاد بنے بیٹھے ہیں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ مسیح موعود بھی امتی نبی تھے نہ کہ براہ راست نبوت کے درجہ تک پہنچے۔ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی حضرت عائشہ کا قول اس بات کی تائید کرتا ہے۔ (محمد احمد کلکی طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان)

قبول اسلام

الحمد للہ مجھے مکرمی حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب کے انگلستان تشریف لانا تبلیغ اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے آئے دن انگریز آپکی پرزور تقریر اور دلکش پیرایہ اور حسن اخلاق کے گرویدہ ہو کر اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک اور فوجی نوجوان سٹرلنگ متعینہ جے ٹوورڈ نے بطیب خاطر دین اسلام کو قبول کیا۔ حضرت نے اس کا اسلامی نام جمال الدین رکھا اللہم زد فزد۔

(عبد المجید عرب مبلغ فاضل لنڈن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مذہب کے مسلمان

(از جناب حکیم احمد حسین صاحب احمد)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت پر چند مختصر دلائل

حضرت موصوف علیہ السلام کا دعویٰ عین صدی کے سر پر ہوا۔ یہ مدعی مسیحیت و مہدویت چودھویں صدی پر مبعوث ہوا۔ اور لا یاتی علی رأس کل مائۃ کے مطابق جو ابن ماجہ کی حدیث سے مبشر ہوا۔ اور ضرورت حقہ پر نازل ہوا۔ جبکہ دنیا میں ادھر ہم چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ اور پاپ اور گناہ سے زمین ناپاک ہو چکی تھی۔ جبکہ کفر شرک گناہ اور غفلت کی موت سے تمام مر چکی تھی۔ جبکہ لوگوں نے خود اپنے اپنے مذہبوں کو بھی چھوڑ کر اور اسکی طرف سے لاپرواہی اختیار کر کے لامذہبی اور دہریت پر کمر باندھی ہوئی تھی۔ جبکہ مذہب کی غرض وغایت سے لوگ بالکل ناواقف ہو چکے تھے۔ غرض ایسے وقت پر وہ آسمان رحمانیت سے نازل ہوا۔ جبکہ دنیا کے مذاہب کا مقرر کردہ وقت جو کسی اوتار یا نبی یا مصلح کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ آچکا تھا۔ جبکہ دنیا کی عمر کا ساتواں ہزار شروع ہو چکا تھا۔ جو صرف ہدایت کا ہی دور ہے۔ جس میں کسی کاذب کے ظہور پانے کی گنجائش نہیں۔ پس ایسے وقت میں آپ نے منجانب اللہ ہونیکا دعویٰ کیا کہ جس میں صادق کے سوا کوئی دوسرا شخص مدعی نہیں ہو سکتا اور یہ تو سنت ہی ہے کہ مدعی کے بعد کاذب بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو اپنی نامرادی اور ذلت کی موت سے صادق کی صداقت کے گواہ ہو جاتے ہیں آپ کے دعوی کی صداقت پر آسمان نے کسوف اور خسوف سے ایک طرف اور زمین نے طاعون ہیضہ قحط وبا وغیرہ وغیرہ علامات مذکورہ سے دوسری طرف گواہی دیکر آپکے دعوی کی مزید تصدیق کی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بھی اسی امر کی طرف اشارہ فرما رہا ہے ؎ آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں + این دو شاہد از پئے تائید من استادہ اند + پھر اسی پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ لاکھوں نشان اور معجزات آپکے ہاتھ پر ظاہر ہوئے جن کی حقیقت حقیقۃ الوحی اور دیگر کتب کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے پس اے لوگو! اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے تو تم ضرور سمجھ لوگے کہ آپ کے تسلیم کرنا فرض اور لازمی امر ہے اور آپکے انکار سے دنیا بھر کے صادقوں کا انکار ہوگا۔ کیونکہ جو معیار صادقوں کی صداقت کا مقرر ہے اسی معیار پر وہ صادق ٹھہرتا ہے جب آپ کی صداقت اسی معیار پر ہے تو پھر آپ کو تسلیم نہ کرنا گویا صادقوں سے انکار کرنا ہے چند دھوکہ دینے والے خیالات کی بنا پر آپ نے اعتراض کرنا باوجودیکہ ان اعتراضوں کا جواب ممکن بارہا دیا بھی جا چکا ہے اور انہی فضول خیالات پر آپ کی تکذیب کرنا صداقت کا خون کرنا ہے۔ حالانکہ دنیا میں کوئی ایسا صادق نہیں ہوا کہ نادان اور کم فہم لوگوں نے اسپر اعتراض نہ کئے ہوں اور ابتک بعض مردار اور استخواں خوار زمینی لوگ مسلم الثبوت بزرگوں اور راستبازوں پر الزام لگانے سے نہیں چوکتے پھر جب ان کے بے جا اعتراضات کے

. . . . . .

باوجود تم ان بزرگوں کو تسلیم کر رہے ہو تو پھر حضرت مرزا صاحب مغفور علیہ السلام کو ماننے میں کیوں ہٹ دھرمی پر کمر باندھے ہوئے ہو پھر یہ بتاؤ کہ صدی پر بھی آج تیس برس سے بھی زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے اگر آپ موصوف مذکور علیہ السلام امام یا مجدد یا مصلح نہیں تو تم بتاؤ۔ دوسرا وہ کون ہے جس کو تمنے امامت کے لئے پیش کیا افسوس حضرت موصوف کے مقابلہ میں تمہاری تمام دعائیں بیکار گئیں اور تمہاری کوششیں اور تمہاری تگ و دو اور دوڑ دھوپ پر خدا نے بھی ذرا رحم نہ کھایا۔ اور نہ ہی تمہارے مسیح کو جس کو تمنے آسمان پر مع جسم عنصری بٹھا رکھا ہے کچھ خیال آیا کہ وہ ایسے وقت میں نازل ہوتا۔ اور اگر تمہاری کچھ تو مدد کرتا۔ کم از کم اتنا ہی کرتا کہ قادیان جا کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو کہتا کہ کیوں تمنے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ میں آسمان سے اور فرشتوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر دمشق کے منارہ پر نازل ہوا اور دیکھ میری زرد چادروں کو اور دنیا کے لوگوں نے مجھے آسمان سے آتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پس تو کون ہے جو میرے ہوتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے تا اس طرح کی کارروائی سے حضرت مغفور علیہ السلام کے کاذب ہونے پر کسی اور دلیل کو تمہیں تلاش نہ کرنا پڑتا۔ غور سے سوچو کہ دعویٰ کرتے ہوئے پینتیس برس ہو گئے۔ نہ خدا کو خیال ہوا۔ کہ کاذب کو سزا دے۔ اور نہ آنحضرت صلعم کو محسوس ہوا کہ ساتویں ہزار پر اور عین صدی کے سر پر پینتیس سال تک ایک کاذب (نعوذ باللہ) میرے دین کو خراب کرتا رہا کہ اسکا انتظام کر دیا جاتا۔ برخلاف تمہارے خیال کے خدا نے بھی آپ موصوف کی عزت کی غلبہ دیا۔ فتح دی نصرت عنایت فرمائی آپ ایک تھے لاکھوں کی جماعت دی اور جماعت بھی ایسی دی کہ اسی مقصد پر قربان ہو جانا اپنا مدعا قرار دے چکی ہے جو مسیح موعود کا مقصد تھا۔ پھر تم جو اپنے آپ کو سمجھے ہوئے تھے اسکے مقابلہ پر خوار ہوئے ذلیل ہوئے نامراد ہوئے۔ نہ مقدمہ میں اسنے تمہاری دستگیری کی اور نہ مباہلہ میں بلکہ وہ جو بڑے متقی تھے۔ لئیم اور کذاب قرار دئے گئے اور قیامت تک وہ اسی نام سے پکارے جائینگے پھر خدا نے بجائے سزا کے اسکی تائید میں ہزاروں نشان دکھائے۔ جو وعدے اسنے براہین احمدیہ کی تحریر کے زمانہ میں آپ کے کئے تھے وہ قریب قریب تمام آپ کی زندگی میں پورے کئے۔

اور اسقدر الہامات نازل فرمائے کہ بجز آنحضرت صلعم کے کسی دوسرے نبی پر بھی اسقدر نہیں ہوئے اولاد دی اور پھر ایسی اولاد کہ خادم دین اور آج انہیں سے تمہاری آنکھوں کے سامنے زندہ نشان انا اعطیناک الکوثر کی تفسیر اسکی خلافت کا تاج پہن کر فرما رہے اور تمکو سنا رہا ہے کہ سننے والو مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن ابتر ہونگے اور ہمیشہ خائب و خاسر رہینگے مگر مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اس کثرت سے ہوگی کہ زمین کے ذروں کا گننا ممکن۔ مگر اسکی اولاد کا گننا ناممکن ہوگا۔ اور یہ امر اولاد در اولاد کے دیکھنے سے بھی ذہن نشین ہو سکتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم نے بھی آپ کو بجائے دشمن دین کے معاون دین سمجھکر آپ کا نام نبی اللہ رکھا اور فرمایا۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی تم میں سے اس کو پائے میرا سلام کہے مگر افسوس من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ کا عقیدہ رکھتے ہوئے بھی تم نے اسکی تکذیب کی خدا نے آنحضرت صلعم کے منہ سے نکلی ہوئی بات کی تصدیق آج تیرہ سو برس کے بعد بھی اکیسویں صدی کے سر پر امام مقرر فرما کر حدیث مذکور کی تصدیق کرتا رہا ہے پس حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننا کیا اس سے ہم یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ تمہارے نور ایمان کو ذہریت کی ہواؤں نے تباہ کر دیا ہے جبکہ مسلمان کہلا کر بھی تم آنحضرت صلعم کی تکذیب کر رہے ہو۔ کیونکہ چودہویں صدی کے خلیفہ کا انکار آنحضرت صلعم کا ہی انکار ہے۔ اے نادانو! ذرا تو سوچو کہ اس خاتم الخلفاء نے وہ دین اسلام کی حمایت کی ہے جو اسکی حمایت کا حق تھا۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

پس جاہل ملانوں کی باتوں میں آکر ایسے حامئ دین اور معین الدین عبدالقادر جری اللہ فی حلل الانبیاء کا انکار تمکو یقیناً تباہ کر دیگا۔ کفر کی موت اور جہالت کی موت سے اگر بچنا چاہتے ہو۔ تو اسکے خلیفہ کے ہاتھ پر اسکے نام کی بیعت کرو۔ ورنہ بعد میں پچھتانا اور دانت پیسنا ہوگا۔

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

قرآن فرماتا ہے من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ۔ انہ لا یفلح الظالمون ظلم ہے وہ شخص جو مفتری ہے وہ شخص بھی اظلم ہے۔ جو صادق کا انکار کرے کیونکہ تحقیق صادق خدا کا نشان اور کچھ شاہد نہیں کہ اظلم اشخاص میں سے کوئی ایک بھی فلاح نہیں پا سکتا۔ پس خدا کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتری اظلم ہوتا ہے اور مفتری کامیاب نہیں ہو سکتا اور ہی صحیح انکار کرنے والا نبی کا بھی بامراد نہیں ہوتا۔ اب غور کرو حضرت مرزا موصوف علیہ السلام تمہارے سامنے اور تمہارے دیکھتے دیکھتے کامیاب ہو گیا اسکا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ بلکہ وہ ایک تھا اور اب اسکی جگہ پانچ لاکھ سے زیادہ اسکے مرید اور ہمخیال وہی کام کر رہے ہیں جو وہ کر رہا تھا تو تمنے اسکی مخالفت میں کمی نہیں کی اپنے ناخنوں تک کا زور صرف کر دیا ہے۔ اور اسکے سلسلہ کو منقطع کرنے اور اسکو نابود کر دینے کے لئے وہ کوششیں کیں کہ جنکی نظیر بجز آنحضرت صلعم کے زمانہ کے اور کہیں نہیں ملتی۔ مگر پھر تمنے دیکھ لیا کہ اسکے مقابل آنے والوں کا حشر تمہاری مردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے ابھی تک شہر خموشاں سے اس کی صداقت کی آوازیں آ رہا ہے۔ کیا لیکھرام شبیہ صنک قادیان کے آریہ عبداللہ آتھم کلارک پگٹ ڈوئی غلام دستگیر چراغ الدین جمونی۔ سعداللہ۔ کرم دین اسمٰعیل علیگڈھی اور مولوی لکھو کے والے وغیرہ وغیرہ جو شیلے اور مقابلہ کرنے والونکا نتیجہ تمکو اسکی صداقت پر یقین دلانے کے لئے کافی نہیں پھر اگر اب بھی کچھ ہوس باقی ہے تو اسکا خلیفہ فضل عمر مصلح موعود حضرت سیدنا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی موجود ہے اگر تمہاری روحوں میں کچھ بھی حس باقی ہے تو آؤ صداقت مسیح پر اس سے مباہلہ کر کے دیکھ لو۔ تمہاری ناکامی اور نامرادی اب بھی مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر اسی طرح مہر لگا سکے گی۔ جس طرح آج سے پیشتر لگاتی رہی یقیناً یاد رکھو کہ وہ صادق ضرور حقہ پر آیا۔ دنیا کا ہر پاک ذرہ اسکی حمایت اور مدد پر تلا ہوا نظر آ رہا ہے تمہاری تکذیب اور کذب بایاتہ کے ماتحت ہے وہ مفتری نہ تھا۔ کیونکہ تم اسکے مقابلہ پر نامراد رہے۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اے ایمان کا زندہ رکھنے والو! غور کرو۔ کہ مسیح موعود تم میں اکتیس سال تک الہام کا دعویٰ کرتا رہا۔ پھر کیا کسی ایسے ملہم کی مثال تمہارے پاس موجود ہے جو لگاتار پینتیس سال تک الہام کا مدعی ہو کر اسلام کی طرف دعوت دینے والا ہو۔ اور پھر وہ کاذب اور مفتری ہو یقیناً تم تلاش کرتے کرتے مر بھی جاؤ گے جب بھی دنیا کے ابتدا سے آجتک کوئی ایک بھی ایسی مثال نہ دے گی پھر تم لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم عنہ حاجزین کو پڑھتے ہو اور جانتے ہو کہ آنحضرت صلعم کی تئیس سالہ نبوت کی زندگی معیار صداقت ملہم قرار دیگئی ہے اور تسلیم کرتے ہو کہ مفتری تیئیس سال کے اندر ضرور ماخوذ ہو کر جہنم میں گرایا جاتا ہے۔ جیسے الہی بخش مصنف عصائے موسیٰ اور چراغدین جمونی وغیرہ مدعیان الہام کا حشر مثال کے طور پر تمہاری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم حضرت مرزا صاحب کے مقابل نہ تو آنحضرت صلعم کی صداقت کی دلیل کی اور نہ قرآن کریم کی اور برہان کی پرواہ کرتے ہو۔ حالانکہ تمکو معلوم ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام تم میں پینتیس سال تک الہام کا دعویٰ کر کے ہر میدان میں کامیاب ہوتے ہوئے اپنے سلسلہ کو اپنا قائمقام چھوڑ کر تشریف لیگئے پس اگر وہ تمہاری نظر میں مفتری تھا تو پھر تمہاری نظر میں صادق کون ہوا۔ کچھ خوف خدا کرو اور حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں کیوں ایسے ہو رہے ہو کہ تمام صادقین کے انکار کے عذاب سے بھی لرزاں نہیں ہوتے آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ میرا آخری خلیفہ نبی اللہ ہوگا میرا اسکے سلام کہنا مگر جب وہ آیا تو تم نے نہ صرف اسکا ہی انکار کیا بلکہ اسکا بھی جس کا وہ خلیفہ ہے بیشک اسکا انکار آنحضرت صلعم خاتم النبیین کا انکار ہے اسواسطے کہ وہ اسکا ظل اور امتی ہونے کا مدعی ہے۔ پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ دنیا پر طرح طرح کے عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ کسی مقام پر طاعون وہیضہ طوفان بجلی زلزلے قحط وغیرہ۔ اپنا کام کر رہے ہیں اور کسی مقام پر دوسری بلاؤں کے ہزاروں انسان چشم زدن میں فنا ہو رہے ہیں پھر کیا یہ عذاب تمکو ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کی آیت کی طرف ہدایت نہیں کر رہے اور کیا تمکو یہ بار بار یہ نہیں بتا رہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کرے گا (الہام) عذاب موجود ہیں اور بڑے زندہ اور حملوں سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اظہار کر رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گر تمنے وقت کو نہ دیکھا اور صداقت کی دلائل کو نظر انداز کر گئے خدا نے جب فرمادیا کہ عذاب نازل ہی نہیں ہوسکتا۔ جب تک رسول مبعوث نہ ہو لے تو پھر تباؤ عذاب تو موجود ہے وہ رسول کہاں ہے جسکی تکذیب کی وجہ سے دنیا پر عذاب نازل ہو رہا ہے یا در کھو کہ ابھی عیسیٰؑ چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تمکو اس مسیح محمدی کی تکذیب کے عوض اس عذاب سے محفوظ نہیں رکھ سکتا جو یہود و مغضوب قوم پر تم سے پیشتر نازل ہو چکا ہے وہ قوم بھی الیاس کی منتظر تھی کہ وہ آسمان سے آئیگا۔ باوجودیکہ مسیح نے فیصلہ کر دیا تھا کہ ایلیا جو آنے والا تھا۔ وہ یہی یوحنا یعنے یحییٰ علیہ السلام ہے۔ مگر دنیا کے فرزندوں نے اسکے فیصلہ کو قبول نہ کرکے جو تباہی اپنے اوپر وارد کی۔ اس سے آجتک بھی نجات نہ پاسکی یہ واقعہ تمہاری عبرت کے لئے بہت کافی تھا مگر افسوس تمنے اس سے بھی کوئی سبق نہ لیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ انی فضلتکم علی العلمین اور

وجعلکم فیکم انبیاءً وجعلکم ملوکاً وآتاکم مالم یؤت احداً من العلمین کی مخاطب قوم ترقی کے انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی کیوں ذلیل ہوگئی بنی اسرائیل کے زوال کی تواریخ بتا رہی ہے۔ کہ تم جاپان اور یورپ کی ترقی کے رازوں کو معلوم کرکے ان کی تقلید کرو۔ یا وہ یہ کہہ رہی ہے کہ ذلت و ادبار کا باعث صرف مسیح کا انکار ہے۔ پھر ہم تمکو انشراح صدر سے یقین دلاتے ہیں کہ اے قوم مسلمان تری ترقی اور تری زندگی کے لئے خدائے محمد نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا ہے اب چاہے تو ترقی کی راہ کو اختیار کر اور چاہے اسکی تکذیب سے تو بھی ذلت کے اسی مقام کی طرف راہ بنا جہاں قوم بنی اسرائیل پڑی دم توڑ رہی ہے۔ تو اور بنی اسرائیل ہر دو متوازی خطوط ہیں مگر دونوں کی ذلت کا باعث تکذیب مسیح کے سوا اور کچھ نہیں۔

مسیح موسوی کی حیات کا خیال ایک فضول خیال ہے جو نفسانی خواہشات کی بنا پر دنیا لوگوں میں پیدا ہوگیا اور جسنے ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو عیسائی بنا دیا کالجوں میں دہریت پھیلا دی اور مسلمانوں کو خواب غفلت میں ایسا سلا دیا کہ ان کے دل سے قرآن آنحضرت صلعم کی وہ عظمت جو ہونی چاہیئے تھی۔ بالکل جاتی رہی حالانکہ مسیح موسوی کا وہ ہزار برس سے آسمان پر زندہ رہنا قرآن حدیث اور بزرگ آئمہ دین کے فہم علم اور تحقیقات سے بالکل خلاف ہے۔ مسیح کی حیات و ممات کے جھگڑے کو شروع ہوئے آج تیئس سال ہوتے ہیں مگر افسوس مولوی کہلا کر آجتک ہی الی اور الیہ کے معنے آسمان پر جسم عنصری کے جانے کے ہی کر رہے ہیں۔ قرآن اور حدیث اور محاورات عرب نے جہاں تمہاری دستگیری چھوڑ دی۔ وہاں تمکو ہوا و ہوس کی اتباع نے اس قدر جاہل کر دیا کہ باوجود ادعائے علمیت الیہ رفع توفی اور خلت وغیرہ کے معنوں میں وہ ٹھوکریں کھاتے ہو کہ چرخہ کاتنے والیوں سے بھی وہ سرزد نہیں ہوسکتیں۔ حالانکہ سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً۔ آنحضرت صلعم کا جواب کافی تھا افسوس تمنے عیسائیوں کی غلط بات کے عوض جو وہ بھی موجود اناجیل سے ہی ثابت نہیں ہوسکتی کہ مسیح آسمان پر معہ جسم عنصری گیا۔ قرآن خدا کی آخری اور کامل کتاب کی تمیں آیات کی جو مسیح کی وفات پر زبردست دلائل ہیں۔ تکذیب کی تم دیکھ چکے ہو کہ اس مسئلہ پر بیشمار بحثیں ہو چکی ہیں۔ مگر کیا تم بتا سکتے ہو کہ کبھی بھی تم کامیاب ہوئے ہو۔ سجز بغلیں جھانکنے کے تمہارے پاس اسکی حیات پر اور ثبوت ہی کیا ہے۔

حضرت مرزا صاحبؑ نے آکر دنیا میں کیا کام کیا

آپنے تمام دنیا کو اور ہر مذہب و ملت کے آدمیوں کو اسلام کی دعوت دی بلکہ شاہان وقت کو بھی اس دین الٰہی کی طرف بلایا دیکھو تحفہ قیصریہ وغیرہ اور اس بلانے میں آپنے اس جرأت سے کام لیا جو خدا کے فرستادوں کے واسطے مخصوص ہے۔ انگریزی اور اردو میں بیس ہزار کے قریب اشتہار اس امر کے لئے منتشر کئے گئے کہ تا دنیا کی آبادیوں میں اعلان ہو جائے کہ اسلام حق ہے اور اسکے سوا دوسرا کوئی دین سچا نہیں۔

دہریہ کے لئے قرآنی صدہا پیشگوئیوں سے خدا کی ہستی کو ثابت کیا۔ اور نیز ان بشارات سے اپنی کامیابی اور دشمن کی نامرادی کی نسبت پیشگوئی کرکے جو آپ پر بطور الہام نازل ہوئی تھیں۔ معرفت الٰہی کا دروازہ کھولدیا۔ پھر آپکے لئے جو دہریت کے لئے بالکل قریب ہیں۔ براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ شحنہ حق۔ آریہ دھرم۔ قادیان کے آریہ اور ہم چشمہ معرفت اور نسیم دعوت وغیرہ کتابیں تحریر کرکے اہل اسلام کے ہاتھ ایک زبردست حربہ دیا۔ جس کے ذریعہ سے وہ اس قوم کے شر سے محفوظ رہنے کے علاوہ ان پر ہر میدان میں فتح پا سکتے ہیں۔ سکھوں کے واسطے ست بچن پرہی بس نہ کی۔ بلکہ چولہ بابا نانک کی عکسی تصویر لے کر اور قرآن کریم کو جو فیروز پور میں سکھوں کے پاس بابا نانک صاحب کا تبرک ہے اور جس کے سامنے تمام سکھ جھکتے ہیں متجملہ تبرکات بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ ثابت کرکے اس قوم پر اس طرح حجت پوری کی۔ کہ جو تمہارے سلسلہ کا بانی ہے جب وہ اسلام کو پاک اور خدا کا دین قرار دے رہا ہے اور وہ خود مسلمان تھا۔ بابا فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ کا مرید ہو کر جس نے حضرت شاہ شمس تبریز ملتانوی کے مزار پر چلہ کیا اور بالآخر حج کیا تو تمپر لازم ہے کہ اسکی پیروی کرو اور تم بھی مسلمان ہو جاؤ ورنہ تم کچھ کہیے ہو۔ اپنے گرو کا کہنا نہ مانو۔

برہمو سماجیوں کے واسطے براہین احمدیہ اور حقیقۃ الوحی ایسی کتابیں ہیں کہ جن سے اپنر کما حقہ اتمام حجت ہو جاتی ہے۔ یہ وہ قوم ہے جو وحی اور الہام میں تمام نبیوں کو فریبی اور مکار قرار دیتی ہے۔

لاہور میں اول فیصلہ آسمانی خود سنایا پھر جلسہ مذاہب کا بے نظیر مضمون جس کے متعلق قبل از وقت غالب رہنے کی پیشگوئی کی گئی تھی اور وہ پیشگوئی کے مطابق تمام مضامین پر غالب رہا پھر متعدد لیکچر لاہور میں دیئے پھر آخری مضمون پیغام صلح سے اسلام کی صداقت ثابت کرکے تمام مذاہب پر لیظہرہ علی الدین کلہ کے کام کو سرانجام دیا۔ عیسائیوں کے لئے تو آپکا عہدہ اور دعوی مسیح موعود ہی کافی ہے دعا کے زبردست ہتھیار سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقیدہ تثلیث کا پہاڑ گرا کر بتا دیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات قرآن اور حدیث اور اناجیل غرض عقل اور نقل سے ثابت کر کے ان کی قبر سرینگر کشمیر محلہ خانیار میں بتائی جس قبر کی تصدیق تاریخ اعظمی و اکمال الدین اور دیگر مختلف کتب اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہے۔ اور اس طرح صلیب کو توڑ کر بتا دیا۔

جنگ مقدس اور انجام آتھم وغیرہ کتابیں اور ریویو آف ریلیجنز کی پرانی جلدیں اس امر کی تصدیق کے لئے اب تک موجود ہیں۔ سرسید احمد خانی جماعت کے لئے برکات الدعا اور آئینہ کمالات اسلام ہی کافی ہیں۔ دیگر مولویوں کے واسطے اعجاز احمدی۔ حمامۃ البشریٰ۔ نور القرآن وغیرہ اسی طرح کی بیسیوں کے قریب عربی میں کتابیں تحریر کر کے ان کے مقابل کی کتاب لکھنے والوں کے لئے انعام مقرر فرما کر مولویوں کو جوش دلایا۔ نادہ لکھیں مگر اسقدر اشتعال کے ہوتے ہوئے بھی ثناء اللہ محمد حسین پیر مہر علیشاہ وغیرہ وغیرہ تمام کے تمام ایسے خاموش ہیں کہ گویا صفحہ ہستی پر موجود ہی نہیں۔

شیعوں کے لئے سر الخلافہ تحریر فرمائی۔ غرض اسی کے قریب کتابیں تحریر فرما کر اور دعا اور مباہلوں میں کامیابی حاصل کر کے دنیا کے ادیان پر قرآن اور دین الحق اسلام اور اپنے منجانب اللہ ہونیکا ایسا زبردست ثبوت دیا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے چشم انسان نے اسکی نظیر نہ دیکھی ہوگی۔

پھر آپکے دعووں کی تائید میں خدائی نشانوں نے اسقدر تائید کی کہ کبھی انسان نے نہ دیکھے ہوں گے اور نہ سنے ہونگے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی براہین احمدیہ حصہ پنجم تک وغیرہ وغیرہ اور پھر یہی نہیں کہ ان کا سلسلہ ختم ہو گیا ہو۔ بلکہ اپنی خلافت کے ساتھ یہ دائمی نشان مقرر کر دیا اور خدا سے وعدہ لے لیا کہ ہمیشہ آپکے تابعدار دوسروں پر جو آپکے منکر ہونگے غالب رہینگے۔ جیسا کہ انعام ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ چنانچہ آج بھی خلیفہ ثانی حضرت فضل عمر مصلح موعود سیدنا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان موجود ہے اور جسکے ماتحت مومنین دوسروں پر ہر میدان میں کامیاب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہینگے گدی بنانے والے خود شرمندہ ہو رہے ہیں مگر سلسلہ کا سردار وہی قوت قدسی رکھتا ہے جو اسکے آقا حضرت مسیح موعود میں تھی دیکھنے والی آنکھیں دیکھتی ہیں کہ اسکے دم سے بھی کفار مر رہے ہیں اور وہ جو کام کر رہا ہے وہ درحقیقت خلافت کا کام ہے۔ ترجمۃ القرآن انگریزی میں شائع ہوتا ہے مینار کی تکمیل اور عیسائی ممالک میں احمدیت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ دعاؤں پر زور دیا جا رہا ہے اور ملکر کام کیا جاتا ہے جو وصیت میں تاکیداً فرمایا گیا تھا۔ غرض خلفاء کے منکر آج سے پیشتر بھی کامیاب نہیں ہوئے اور نہ اب ہونگے عملی حالت کا موازنہ کرو فقد لبثت فیکم عمرا پر غور کرو اور خلیفہ ثانی کو دیکھو یقیناً ثابت ہوگا کہ خلیفہ غاصب نہیں ہوتا بلکہ خدا ہی خلفاء بناتا ہے۔

پس اے وہ لوگو! جو خدا ایمان کو دوست رکھتے ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کے نام کی خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ ورنہ کفر اور جہالت کی موت سے ڈرو۔

پیغامیوں کو پانچ روپے انعام

(جواب درست دینے کی صورت میں)

(۱) آپ لوگوں کے نزدیک غیر احمدی غیر از جماعت ہیں اور اسی نام سے پکارے جاتے ہیں اور ہم احمدی محمودی کے لقب سے ملقب ہیں تو آپ پیغامی ابتک اپنے آپ کو احمدی کیوں کہتے ہیں غلام احمدی کیوں نہیں کہتے جب حضرت مرزا صاحب آپکے نزدیک احمد بھی نہیں تو آپ احمدی کیسے؟

(۲) جب آپ حضرت مرزا صاحب کو احمد نہیں سمجھتے۔ بلکہ احمد کہنے والے کو مشرک کہتے ہو تو اس لحاظ سے اپنے آپ کو تم غیر احمدی کیوں نہیں کہتے۔

(۳) جب ہم حضرت اقدس کو احمد ماننے کی وجہ سے اپنے آپکو احمدی کہتے ہیں۔ تو حضرت صاحب کو احمد نہ ماننے کی وجہ سے آپ کو غیر احمدی کیوں نہ کہا جائے

(۴) خلافت اولیٰ کو آپ لوگ چھ سال مانتے رہے جب خلافت ثانی کے وقت منکر ہونے لگے۔ تو ہماری طرف سے خلافت اولیٰ کے ماننے کا حوالہ دیا گیا تو آپنے بڑی ایچا پیچی کے بعد ایسا مدلل جواب دیا کہ اگر اسوقت نعمان زندہ ہوتا تو ضرور وہ آپ لوگوں کے دلیل کا لوہا مانتا۔ وہ جواب مختصر تھا "ہم نے چھ سال جھک ماری۔ غلطی میں رہے" جب تمہاری عقل ابتدا سے جھک مارنے کی عادی ہے اور غلطی کرتی ہے تو اب کیوں وہ جھک نہیں مارچکی اور غلطی میں نہیں ممکن ہے کہ چھ سال کے بعد آپ ضرور کہدیں کہ ہمنے اختلافیہ مسائل میں غلطی کھائی۔ کیوں نہ ہم آپ سے چھ سال کے بعد گفتگو کریں اور اسوقت آپ کو غلطی پر سمجھیں کیونکہ آپ کی عقل ابھی موعودہ مقررہ میعاد پاگل پن کے اندر ہے۔ جواب معقولیت سے دیا جاوے۔ بصورت جواب تسلی بخش صحہ روپیہ انعام دیا جاویگا +

(خاکسار رسول بخش سب اے ریسر کرم پور میلسی ملتان)

قابل توجہ نوٹس

آجکل برسات میں حشرات الارض کے ساتھ ہی آریہ سماج جنے دیا نندی فرقہ نے بھی پر و بال نکالنے شروع کر دئے ہیں اور دوبارہ کھچڑی کو ابال آنے لگا ہے۔ جا بجا احمدیوں سے مباحثہ بحث مباحثے کرنے لگ گئے ہیں یہ شور و فغان محض دم توڑتے مریض کا سنبھالا ہے اسلئے احمدیوں کو بھی آریہ سماجی مریضوں کے آخری دم کا بھی علاج معالجہ کرنا چاہئے اسلئے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے مندرجہ ذیل چند نایاب نسخے آریوں کی شفایابی یا جانکنی سے نجات کیلئے بہم پہنچائے ہیں ہمارے علم دوست احمدی احباب یا احمدیہ لائبریریاں ان نسخوں کو ہم سے منگا کر آریوں کو استعمال کرانے کے لئے تیار رکھیں یہ نہایت نایاب اور مجرب نسخے ہیں جو ہر گرانی کاغذ کے زمانہ میں طبع ہونے محال ہیں جلد منگالیں بہت کم نسخے دستیاب ہوئے ہیں۔

تحفہ آریہ سماج حصہ دوم عمر تحقیق الالہام ۲ر اختبار الاسلام حصہ دوم چہارم ۴ر عید الاضحیٰ علماء ۳ر رسالہ گوشت خوری ۲ر ویدک تعلیم آئینہ ۲ر ویدک کلیجر ۰ر آریہ سماج کا بانی ۲ر رسالہ ہمچو من فتوے ۱ر آریوں کی خدا بیزاری ۲ر ثناء کا علم و عقل ۲ آریوں کی کرتوت ۲ر ستیارتھ پرکاش پر عقاید آریہ ۱۲ر ویدی بطلان ۲ر جنگ کل جگی نیوگ ۲ر ویدک دھرم کی تعداد ۱ر علاج آریہ سماج نظم ۱ر قربانی ۱ر آریہ سماج میں جہاد ۲ر آریہ سماج میں گناہ ۲ر آریہ سماج کا دوہرا چال ۳ر دیانند کا کچا چٹھا ۱ر

مطبع ضیاء الاسلام بانہمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا